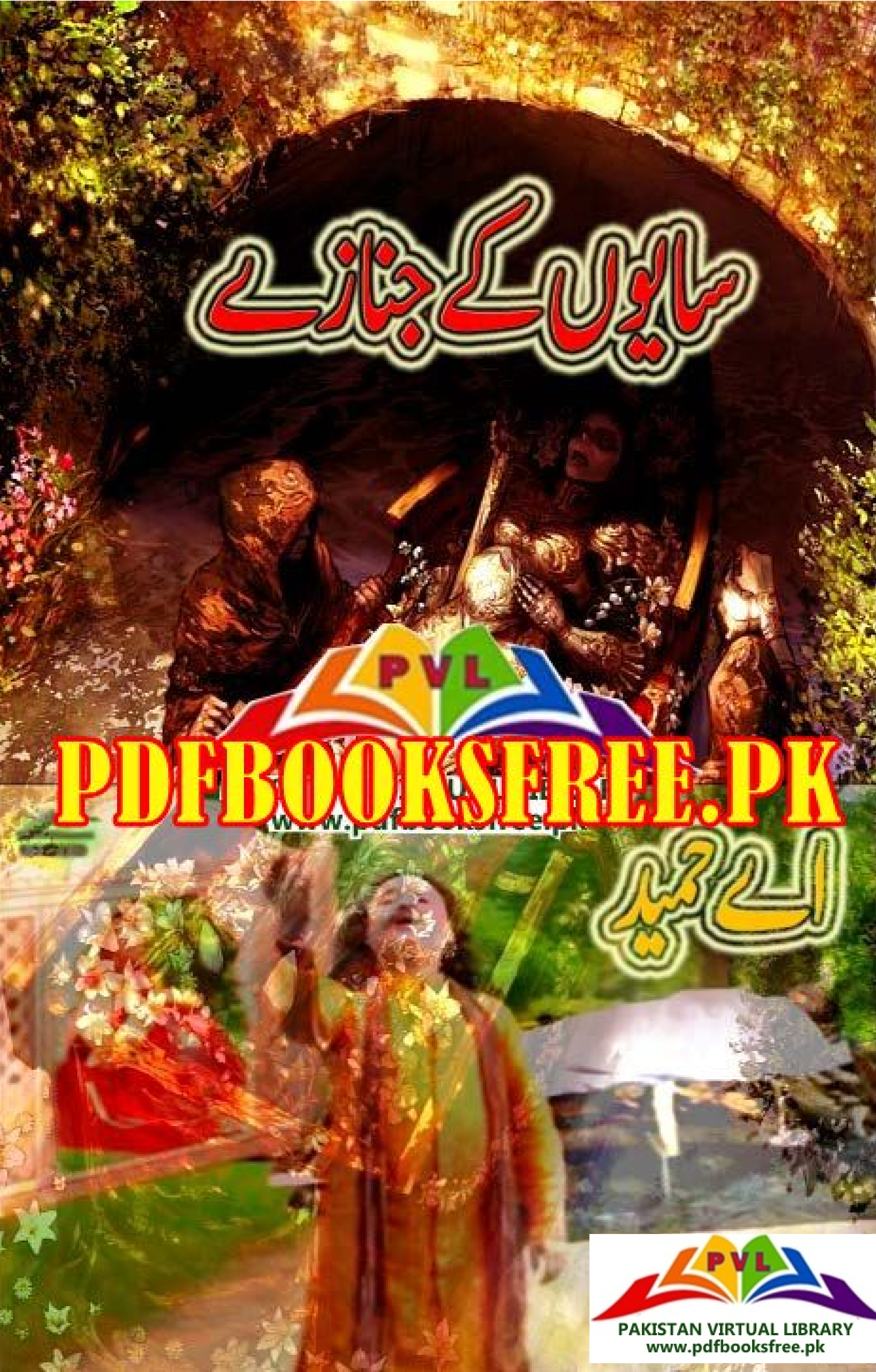
سایوں کے جنازے
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK
PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ، ماریا اور لیتی خلا میں

سایوں کے جنازے

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۵۰/-

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

باراول : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸
مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

عنبر، ناگ، کیٹی، تھیوسانگ اپنے واپسی کے سفر میں اس دفعہ ایک ایسے قبرستان میں پھنس گئے جہاں ان کے جسموں سے سائے الگ کر کے زمین میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔ اور قبر کے اوپر ان کے سایوں کے عکس نمایاں ہیں۔ اب آپ کو یہ پڑھ کر ہی معلوم ہو گا کہ وہ اس عذاب سے کیسے نجات حاصل کر سکے۔ اور ماریا کو ان کے لیے کن عجیب و غریب واقعات سے دوچار ہونا پڑا۔

آپ کے حوصلہ افزا خطوط مجھے متواتر مل رہے ہیں۔ بعض دوستوں کے خطوط شائع بھی کر دیئے۔ اتنی گنجائش تو ہوتی نہیں کہ ہر خط شائع کیا جا سکے۔

میں ان دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جن کے خط جگہ کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے۔

تمہارا انکل اے حمید

454 N - راہ چمن سمن آباد ـــــ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- سایوں کے جنازے
- غیبی روح کون تھی؟
- مگرمچھ انسان
- سانپ آدمی کی تلاش
- عنبر کہاں ہے۔

سایوں کے جنازے

راجکماری اور کیٹی گھوڑوں کو دوڑائے جا رہی تھیں۔ تھیوسانگ ایک ننھی سی چمگادڑ کے روپ میں طلسم میں گرفتار کیٹی کی جیب میں تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس کو اس منحوس طلسم سے کب نجات حاصل ہوگی۔ کیٹی سب سے پہلے راجکماری کو اس کے باپ کے پاس پہنچانا چاہتی تھی کیونکہ اسے ڈاکو اغوا کر کے لے گئے تھے۔ جن کے پنجے سے چھڑانے کے بعد کیٹی اسے اپنے ساتھ لئے جنگل میں سے گزر رہی تھی آگے ایک دریا آگیا۔ کیٹی نے گھوڑے کی رفتار آہستہ کر دی۔ اسے یقین ہوگیا تھا کہ اب وہ بدمعاش جنہوں نے راجکماری کو اغوا کیا تھا۔ ان کے پیچھے نہیں آئیں گے۔ اس نے راجکماری سے پوچھا کہ اس کے باپ کا شہر کتنی دور ہے تاکہ وہ اسے اس کے باپ کے پاس پہنچا دے۔ راجکماری نے دریا کو پہچان لیا تھا۔ کہنے لگی۔

یہ دریا ہمارے شاہی محل کے قریب سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گزرتا ہے اگر ہم اس دریا کے ساتھ ساتھ ایک دن تک چلتے رہیں تو میرا شہر آجائے گا۔

کیٹی نے تھیوسانگ کو جیب سے نکال کر اپنے کاندھے سے چمٹا لیا تھا۔ اس نے تھیوسانگ سے بھی مشورہ لیا۔ تھیوسانگ نے بھی کیٹی کو یہی مشورہ دیا کہ سب سے پہلے راجکماری کو اس کے باپ کے پاس پہنچانا ضروری ہے۔ اس کے بعد ہم اپنے بارے میں سوچیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔

اس وقت دن نکل آیا تھا۔ سارا دن وہ دریا کے ساتھ ساتھ گھوڑوں پر سفر کرتے رہے۔ سورج غروب ہو رہا تھا کہ راجکماری نے دور اپنے راجہ باپ کا محل اور قلعہ دیکھا اور خوشی سے چلا کر بولی۔

وہ ہمارا محل ہے۔ میں اپنے گھر پہنچ گئی ہوں۔ میں تمہارا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کیٹی؟ تم نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

کیٹی نے مسکرا کر کہا

میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے۔ راجکماری کوئی احسان نہیں کیا۔ وہی انسان اچھا ہوتا ہے جو مصیبت میں دوسروں کے کام آئے۔

اس کے ساتھ ہی کیٹی نے راجکماری سے وعدہ لیا کہ وہ

تھیوسانگ کے چمگادڑ بن جانے کے بارے میں کسی سے ذکر نہیں کرے گی۔ جب وہ راجکماری کو لے کر راجہ کے محل میں پہنچی تو راجہ اس وقت شاہی نجومی کے پاس اداس بیٹھا اس سے زائچہ بنوا کر اپنی بیٹی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ سامنے اپنی بیٹی کو دیکھ کر وہ خوشی سے نہال ہوگیا۔ اس نے اپنی بیٹی کو سینے سے لگا لیا اور دونوں کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ پھر راجکماری نے اپنے باپ کا کیٹی سے تعارف کرایا اور بولی۔

پتا جی! اگر میری یہ سہیلی مجھے صحرا میں سے نہ نکالتی تو خدا جانے پھر مجھے آپ کی صورت دیکھنی بھی نصیب نہ ہوتی۔

راجہ نے کیٹی کا بے حد شکریہ ادا کیا اور اسے شاہی مہمان خانے میں اپنے ساتھ لے کر گیا۔ شاہی نجومی اس وقت جو زائچہ بنا رہا تھا اس میں راجکماری کے نام کا جو خانہ بنا ہوا تھا نجومی اس کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس خانے میں ایک عجیب شکل بار بار ابھر کر سامنے آرہی تھی۔ یہ شکل ایک انسانی ہاتھ کے ہڈیوں کے ڈھانچے کی تھی جو دیوار پر کچھ لکھ رہا تھا۔ نجومی اس وقت اکیلا تھا۔ اس نے غور سے پڑھا۔ انسانی ہاتھ کے ڈھانچے نے دیوار پہ اس زمانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی زبان میں لکھا۔ پستک کا تیسرا ورق دیکھو، اس کے ساتھ ہی خانے میں سے ہڈیوں کا ہاتھ غائب ہوگیا۔

نجومی سوچ میں پڑگیا کہ یہ غیبی اشارہ کس کے لئے تھا؟ پستک اس کے پاس ہی تھیلے میں بند پڑی تھی۔ اس نے جلدی سے پستک کو نکال کر اس کا تیسرا ورق دیکھا تو وہاں یہ عبارت لکھی تھی۔

بھدواڑ۔ ایک چمگادڑ ہے اس کا چہرہ آدمی کا ہے نئی عورت کی تلاشی لو۔

اس کے بعد عبارت اپنے آپ ورق پر سے غائب ہوگئی۔ بھدواڑ اس نجومی کا نام تھا اور وہ راجہ کا خاص نجومی تھا۔ یہ کالے علم کا بھی ماہر تھا اور ہمیشہ جوان رہنے کے لئے کالے علم کے ٹونے کرتا رہتا تھا یہ خاص پستک یعنی کتاب بھی کالے علم ہی کی تھی۔ نجومی بھدواڑ یہ طلسمی تحریر پڑھ کر دنگ رہ گیا۔ نئی عورت کی تلاشی لینے پر انسانی شکل والا چمگادڑ مل سکتا تھا اور اس چمگادڑ کی مدد سے نجومی بھدواڑ ایک ایسا طلسم بنانے میں کامیاب ہو جاتا جس کے بعد نجومی ہمیشہ جوان رہتا۔ اس کی عمر ایک جگہ ٹھہر جاتی اور وہ کبھی بوڑھا نہ ہوتا۔ اس نے سوچا کہ محل میں نئی عورت کون ہوسکتی ہے؟

اچانک اسے راجکماری کے ساتھ آئی ہوئی لڑکی کا خیال آگیا وہی عورت وہاں نئی تھی۔

بھدواڑ نے اس عورت یعنی کیٹی کی تلاشی لینے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ خود یہ کام نہیں کرسکتا تھا۔ اس کے لئے کسی عورت کی خدمات حاصل کرنی ضروری تھی۔ بھدواڑ کی ایک پھپھے کٹنی واقف تھی۔ یہ بڑی عیار عورت تھی۔ اور ہر بھیس بدل لیتی تھی۔ نجومی بھدواڑ نے اسے اپنے مکان پر بلاکر کہا کہ جو لڑکی شاہی محل میں آکر ٹھہری ہے۔ اس کے پاس ایک ایسا چمگادڑ ہے جس کی شکل آدمی کی ہے۔ مجھے اپنے طلسم کے لئے اس چمگادڑ کی ضرورت ہے۔ اگر تم مجھے یہ چمگادڑ لادو تو میں اپنے ساتھ تمہیں بھی پھر سے جوان کردوں گا۔ ایک بڈھی کھوسٹ عورت کے لئے یہ بہت بڑا لالچ تھا کہ وہ پھر سے جوان بنا دی جائے گی۔ اسے معلوم تھا کہ نجومی بھدواڑ بڑا تجربے کار ساحر ہے اور وہ اس قسم کا طلسم بنا سکتا ہے چنانچہ وہ کیٹی کی تلاشی لینے پر تیار ہوگئی۔ کیٹی شاہی مہمان خانے میں ہی ٹھہری ہوئی تھی اور تھیوسانگ سے مشورہ کرنے کے بعد اگلے دن وہاں سے عنبر ناگ ماریا کی تلاش میں روانہ ہونے والی تھی کہ شام کو پھپھے کٹنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہاں پہنچ گئی۔ یہ عورت چہرے بدلنے کی ماہر تھی۔ اس نے اپنے چہرے پر انسانی جلد سے ملتی جلتی ایک ایسی جھلّی چڑھا رکھی تھی جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بالکل بدل گیا تھا۔ ایسا اس پھپھے کٹنی نے اس لئے کیا تھا کہ اگر بعد میں کیٹی اسے محل میں دیکھے تو پہچان نہ سکے۔

کیٹی کے پاس آتے ہی اس نے رونا شروع کر دیا اور روتے ہوئے کہا

بیٹی تو راجکماری کی سہیلی ہے۔ راجکماری سے کہہ کر راجہ سے پاس میرے۔ بیٹے کی سفارش کر دے وہ قید میں پڑا ہے۔ میں اپنے بیٹے کی صورت کو ترس رہی ہوں۔

پھپھے کٹنی نے ایسی دردانگیز اداکاری کی کہ کیٹی اس سے بہت متاثر ہوئی۔

اس نے کہا

اماں! میں راجکماری کے ذریعے راجہ کو کہلوا کر تیرے بیٹے کو چھڑوا دوں گی۔ تو فکر نہ کر۔ میں آج ہی راجکماری سے جا کر ملتی ہوں۔

پھپھے کٹنی نے کیٹی کے پاؤں چھو لئے اور پھر جلدی سے ایک پوٹلی میں سے لڈو نکال کر کہا

بیٹی نیک شگون کے لئے یہ لڈو تھوڑا سا کھا لے تاکہ مجھے تسلی ہو جائے۔ یہ لڈو میں مندر سے لائی ہوں۔ تیرے تھوڑا سا چکھ لینے سے میرا بیٹا قید سے ضرور چھوٹ جائے گا۔ تو میرے لئے رحمت کی دیوی بن کر محل میں آئی ہے۔

کیٹی کو ذرا سا بھی شبہ نہیں تھا۔ اس نے بوڑھی ماں کا دل رکھنے کے لئے لڈو تھوڑا سا چکھ لیا۔ لڈو کھاتے ہی اسے چکر آیا اور وہ دھڑام سے پلنگ پر گر پڑی۔ پھپھے کٹنی نے جھک کر غور سے کیٹی کو دیکھا۔ کیٹی بے ہوش ہو چکی تھی۔ اس نے فوراً کیٹی کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کی جیب میں پھپھے کٹنی کو انسانی شکل والا چمگادڑ مل گیا۔ یہ چھوٹی چڑیا جتنا تھا۔ تھیوسانگ نے پھپھے کٹنی کو کاٹنے کی کوشش کی مگر پھپھے کٹنی نے فوراً اسے رومال میں لپیٹ لیا اور وہاں سے بھاگ گئی۔

بھدواڑ نجومی کو جب انسانی شکل والا چمگادڑ ملا تو خوشی سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔ اس نے پھپھے کٹنی کو انعام دے کر واپس بھیجا اور اس وقت طلسم بنانا شروع کر دیا۔ چمگادڑ تھیوسانگ کو اس نے ایک ہانڈی میں بند کر کے اوپر پتھر کی سل رکھ دی تھی۔ طلسم بنانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں اسے سارا دن اور ساری رات درکار تھی۔ وہ اپنے مکان کی اندھیری کوٹھڑی میں شام تک طلسم بناتا رہا۔ پھر کوٹھڑی کو تالا لگا کر محل میں چلا آیا۔ شام تک کیٹی بے ہوش پڑی رہی۔ جب راجکماری نے دیکھا کہ کیٹی اس سے ملنے نہیں آئی تو اسے تشویش ہوئی۔ وہ وہ خود اس کے کمرے میں گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ کیٹی پلنگ پر بے ہوش پڑی ہے۔ اس نے فوراً شاہی وید کو بلوایا تھوڑی دیر بعد کیٹی کو ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر راجکماری کو دیکھا۔ راجکماری نے تعجب سے پوچھا کہ وہ کیسے بے ہوش ہو گئی تھی۔ کیٹی نے سب سے پہلے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ چمگادڑ تھیوسانگ غائب تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ جو عورت اس کے پاس آئی تھی وہ کوئی عیار عورت تھی اور تھیوسانگ کو اڑانے اس کے پاس آئی تھی۔ کیٹی نے ساری بات راجکماری کو بتا دی۔ راجکماری سوچ میں پڑ گئی۔ پھر کہنے لگی۔

کیٹی! تم بالکل نہیں گھبراؤ وہ عورت کوئی جادوگرنی یا کسی جادوگر کی بھیجی ہوئی تھی۔ کیا تم اسے پہچان لو گی؟

کیٹی نے کہا

ہاں مجھے اس کی شکل اچھی طرح سے یاد ہے۔

راجکماری نے کیٹی کو محل کی ساری عورتیں خادمائیں اور کنیزیں دکھائیں۔ ان میں بچھے کٹنی بھی شامل تھی مگر اس وقت بچھے کٹنی اپنی اصلی شکل میں تھی اور کیٹی اسے پہچان نہیں سکتی تھی۔ کیٹی نے مایوسی سے کہا

ان میں وہ عورت نہیں ہے راجکماری۔

راجکماری نے کہا

ضرور وہ عورت باہر سے آئی ہوگی۔ میں راجہ سے کہہ کر سارے علاقے کی ناکہ بندی کراتی ہوں تاکہ وہ عورت اگر شہر میں ہے تو تھیوسانگ کو اغوا کر کے یہاں سے نکلنے نہ پائے۔

مگر تھیوسانگ تو شاہی نجومی کی کوٹھڑی میں ہانڈی کے اندر بند تھا۔ اور وہاں تک کوئی بھی نہیں جا سکتا تھا۔ کیٹی پریشان تھی۔ وہ تھیوسانگ کو چھوڑ کر وہاں سے نہیں جا سکتی تھی۔ اس نے اپنے طور پر تھیوسانگ کی تلاش شروع کر دی۔ وہ سارا دن شہر کی گلیوں میں گھومتی رہتی۔ مشکل یہ تھی کہ تھیوسانگ جس حالت میں تھا اس کے جسم سے اس کی خوشبو بھی نہیں آتی تھی۔ کیٹی کو اس شہر میں ایک ہفتہ گزر گیا اور تھیوسانگ کا کوئی سراغ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ ملا۔ دوسری طرف بھدواڑ نجومی نے طلسم تیار کر لیا تھا اور اب وہ آخری منتر کے لئے تھیوسانگ کو لے کر شہر سے باہر ایک ویران علاقے میں چلا آیا۔ جہاں اسے آدھی رات کو خاص منتر پڑھنے کے بعد انسانی چمگادڑ کی گردن کاٹ کر اس کے خون کو اپنے جسم پر گرانا تھا۔

وہ رات بڑی تاریک تھی۔ آسمان پر ستارے بھی ڈر ڈر کر چمک رہے تھے۔ بھدواڑ نجومی اپنے سامنے تھیوسانگ کی بند ہانڈی رکھے زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھا طلسمی منتروں کا جاپ کر رہا تھا۔ ایک چھری بھی اس کے قریب ہی پڑی تھی۔ منتر پڑھنے کے بعد اسے اس چھری سے تھیوسانگ کی گردن کاٹنی تھی ادھر کیٹی کو نیند نہیں آرہی تھی وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ تھیوسانگ مشکل میں مبتلا ہے اور کوئی بھیانک بات ہونے والی ہے۔

اس مصیبت کی گھڑی میں کیٹی کو اپنے پرانے ساتھی یعنی کنوئیں کے جن کا خیال آگیا۔ اس نے سوچا چلو مصیبت کے وقت اپنے پرانے دوست کو ہی آزما کر دیکھ لینا چاہیئے۔ اگرچہ کیٹی کو امید نہیں تھی کہ یہ بدماش

اور اکھڑ جن اس کی مدد کو آئے گا۔ پھر بھی اس نے چٹکی بجا دی۔ دو تین بار چٹکی بجانے سے جب اس کا دوست نہ آیا تو کیٹی نے چٹکی بجا کر اسے آواز دی۔

میرے دوست تم کہاں ہو۔ دوست ہی مشکل کے وقت دوست کے کام آتا ہے۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میرے دوست .....

اچانک کیٹی کو اپنے پرانے دوست کی آواز آئی۔ آواز میں وہی اکھڑپن اور غصہ تھا۔

کیا دوست دوست کی رٹ لگا رکھی ہے کیا بات ہے؟

کیٹی کی جان میں جان آگئی۔ اس نے ساری بات اپنے غیبی دوست کو بتا دی۔ اس نے کہا

تم مجھے کیا بتا رہی ہو؟ مجھے تو سب کچھ پتہ ہے۔

کیٹی نے کہا

تم نے خود ہی تو پوچھا ہے کہ کیا بات ہے۔

جن دوست نے غصے میں کہا

پوچھ لیا تھا تو کیا غضب ہو گیا تھا۔ تم پوری رام کہانی سنانے بیٹھ گئی ہو۔ میرے ساتھ آؤ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے پوچھا

کہاں ؟

جن دوست کی آواز آئی ۔

جہنم میں ۔

کیٹی نے جلدی سے معذرت پیش کرتے ہوئے کہا

دوست معاف کر دو۔ تم جہاں کہتے ہو میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں ۔

جن دوست کی آواز آئی ۔

آنکھیں بند کر دو۔

کیٹی نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوسری طرف شہر سے دور ایک ویران جگہ پر بھدواڑ نجومی کے منتروں کا جاپ پورا ہوگیا تھا۔ اس نے ہانڈی میں ہاتھ ڈال کر تھیوسانگ کو باہر نکالا کہ اس کی گردن کاٹ ڈالے ۔ ہاتھ میں چھری تھام کر اس نے تھیوسانگ کو اپنے پاؤں کے نیچے دبایا ہی تھا کہ بھدواڑ نجومی کو ایک زبردست دھکا لگا اور وہ قلابازی کھا کر سامنے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی نجومی نے محسوس کیا کہ اس کے پاؤں زمین نے پکڑ لئے ہیں اور وہ چھوٹا ہوتا جا رہا ہے ۔ اچانک وہاں کیٹی نمودار ہو گئی۔ جن دوست اس کے ساتھ ہی تھا مگر وہ

کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ کیٹی لپک کر تھیوسانگ کو اٹھانے ہی لگی تھی کہ جن دوست کی آواز بلند ہوئی۔

اتنی جلدی نہ کر۔ اسے یہیں رہنے دے اور تماشہ دیکھ کر کیا ہونا ہے ۔

اندھیرے میں کیٹی کو نجومی اور تھیوسانگ صاف نظر آ رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ نجومی چھوٹا ہوتا جا رہا ہے اور چمگادڑ کے اندر سے تھیوسانگ آہستہ آہستہ اپنے پورے جسم کے ساتھ باہر آ رہا ہے۔ پھر چمگادڑ غائب ہوگیا اور تھیوسانگ پورے قد کے ساتھ کیٹی کے سامنے کھڑا تھا۔ اب جو انہوں نے نجومی پر نگاہ ڈالی تو وہ ایک ایسا ننھا سا چمگادڑ بن چکا تھا جس کی شکل انسان کی تھی۔ کیٹی نے تھیوسانگ سے کہا

خدا کا شکر ہے کہ تم اپنی اصلی شکل میں آ گئے۔

تھیوسانگ بولا۔

یہ شخص تو مجھے ہلاک کرنے لگا تھا۔ اگرچہ میں ہلاک تو نہ ہوتا مگر میری گردن الگ ہو جاتی اور گردن کو دوبارہ جڑنے میں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔

مگر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا ؟

کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ میرے دوست کا کرشمہ ہے

کیٹی نے دوست جن کو آواز دی تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیٹی سمجھ گئی کہ اس کا اکھڑ غصیلا دوست جا چکا ہے۔ کیٹی نے نجومی کی طرف دیکھ کر کہا

یہ تو شاہی نجومی ہے تھیوسانگ۔

ہاں ۔ تھیوسانگ بولا۔ اس نے ایک خاص طلسم کے لئے مجھے ہلاک کرنا تھا۔ اچھا ہوا کہ قدرت نے عین موقع پر تمہیں بھیج دیا۔ کیٹی نے نجومی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

مگر اس کا کیا ہوگا ؟

تھیوسانگ نے کہا

جو میرے ساتھ ہونے والا تھا اب وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ اسے اپنے گناہوں کی سزا مل گئی ہے۔

چلو۔ یہاں سے چلتے ہیں اب زیادہ دیر یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔

کیٹی نے کہا

ہم راجکماری سے ملے بغیر کیسے جا سکتے ہیں آؤ مکان پر چلتے ہیں۔ صبح راجکماری کو خدا حافظ کہہ کر یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

کیٹی اور تھیوسانگ واپس اپنے شاہی مکان میں آ گئے۔

کیٹی کو تھیوسانگ کے دوبارہ انسانی شکل میں واپس آ جانے کی بے حد خوشی ہوئی تھی۔ دن چڑھا تو کیٹی نے راجکماری کو جا کر یہ خوشخبری سنائی کہ نہ صرف اس کا بھائی تھیوسانگ مل گیا ہے بلکہ وہ اپنی اصلی شکل میں بھی واپس آ گیا ہے۔ راجکماری نے کیٹی کو مبارک باد دی اور پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا ؟

کیٹی نے کہا

بس ہو گیا۔ اچھا اب ہم جا رہے ہیں۔ میں تمہیں خدا حافظ کہنے آئی ہوں۔

راجکماری بولی۔

کیا تم مجھے اپنے پیارے بھائی تھیوسانگ سے نہیں ملواؤ گی ؟

کیٹی راجکماری کو لے کر اپنے مکان پر آ گئی۔ راجکماری نے تھیوسانگ سے ہاتھ ملایا اور اسے واپس انسانی شکل میں آنے پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد اس نے ان کے لئے تازہ دم گھوڑوں کا بندوبست کیا اور کیٹی اور تھیوسانگ راجکماری کو خدا حافظ کہہ کر اپنی منزل کی طرف واپس چل دیئے۔ ان کی منزل پھر وہی افریقہ کے جنگل تھے۔ کیٹی کو اب بھی یقین تھا کہ عنبر ناگ اور ماریا انہیں انہی جنگلوں میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کہیں ملیں گے۔ تین دن اور تین راتوں کے سفر کے بعد کیٹی اور تھیوسانگ آخر اسی جنگل میں پہنچ گئے جہاں اس سے پہلے عنبر ناگ ماریا آئے تھے۔ جہاں پرانے قلعے کی وہ پراسرار عمارت تھی جہاں آدھی رات کو طلسمی آواز آیا کرتی تھی اور جہاں ناگ گم ہوکر سایوں کے قبرستان میں پہنچ گیا تھا۔ اس جنگل میں کیٹی اور تھیوسانگ تھوڑی دیر گھوڑوں کو آرام دینے کے خیال سے رک گئے۔

اس وقت دن ڈوب رہا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ اچانک آسمان پر کالے سیاہ بادل چھا گئے اور ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوگئی۔ کیٹی نے کہا

لگتا ہے یہ بادل بہت زور سے برسیں گے۔ یہاں ہم بھیگ جائیں گے۔ بارش سے بچنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔

انہوں نے گھوڑوں کو کھولا اور جنگل میں ایک پگ ڈنڈی پر چلنے لگے۔ بارش بہت ہلکی ہو رہی تھی۔ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ بارش کے موٹے موٹے قطرے گرنے لگے۔ اچانک تھیوسانگ کی نظر درختوں کے بیچ میں سے نظر آتے پراسرار قلعے کے کھنڈر پر پڑی۔ اس نے کہا

اس کھنڈر میں چلتے ہیں۔

اس قسم کے پرانے کھنڈر انہوں نے بہت دیکھے تھے ایک ٹوٹے پھوٹے برآمدے میں انہوں نے گھوڑوں کو ایک طرف باندھ دیا اور خود بھی بیٹھ کر باتیں کرنے لگے بارش اب موسلادھار ہونے لگی تھی۔ بادل بھی گرج رہے تھے۔ تھیوسانگ نے کہا

معلوم ہوتا ہے یہ بارش صبح سے پہلے نہیں رُکے گی۔

کیٹی نے کہا

یہ وسطی افریقہ کا علاقہ ہے۔ یہاں بارشیں کئی کئی روز تک ہوتی رہتی ہیں۔

تھیوسانگ بولا

جب میں چمگادڑ کی شکل میں تھا تو مجھے زمین کے اندر کی ساری چیزیں نظر آجاتی تھیں۔ اب میری نگاہیں زمین کے اوپر ہی رہ جاتی ہیں۔

کیٹی نے کہا

وہ طلسم کا اثر تھا۔ ویسے اگر یہ طاقت تمہارے پاس رہ جاتی تو ہمیں بڑا فائدہ ہوتا۔ کم ازکم زمین کے اندر دیکھ کر تم یہ تو بتا دیتے کہ عنبر ناگ ماریا وہاں ہیں کہ نہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دونوں اسی طرح باتیں کرتے رہے۔ پھر تھیوسانگ نے کہا

یوں وقت نہیں کٹے گا۔ کیوں نہ اس پرانے کھنڈر کی سیر ہی کر لی جائے؟

کیٹی نے کھنڈر کے پیچھے ملبے دالان پر نگاہ ڈالی جہاں کتنے ہی پتھر کے ستون ایک دوسرے کے اوپر گرے ہوئے تھے۔ اس نے کہا

جی تو نہیں کرتا مگر تم کہتے ہو تو سیر کر لیتے ہیں۔

کیٹی اور تھیوسانگ برآمدے سے اٹھ کر قلعے کے ویران میدان کے کنارے ہو کر چلنے لگے۔ وہ میدان کے ساتھ برآمدے کے اندر ہی چل رہے تھے۔ کیونکہ بارش موسلا دھار ہو رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ گہرے بادلوں کی وجہ سے اندھیرا زیادہ گھنا ہونے لگا تھا۔ کیٹی نے ایک جگہ دروازہ دیکھا جو بند تھا۔ تھیوسانگ بولا۔

یہ دروازہ بند کیوں ہے؟ اس قسم کے کھنڈر میں تو دروازے یا کھلے ہوتے ہیں یا ٹوٹ چکے ہوتے ہیں۔

کیٹی نے دروازے کو اندر کی طرف دھکیلا تو وہ کھل گیا۔

ارے یہ تو کھلا ہے تھیوسانگ

تھیوسانگ نے اندر جھانک کر دیکھا۔ اسے کونے میں دیوار کے پاس ایک جگہ روشنی دکھائی دی۔ وہ تعجب سے بولا۔

یہ کوٹھڑی میں روشنی کہاں سے آ رہی ہے کیٹی؟

کیٹی نے بھی جھانک کر دیکھا۔ واقعی اندھیری کوٹھڑی میں ایک جگہ دیوار میں گول روشن سوراخ بنا ہوا تھا۔ جو چاند کی شکل کا تھا۔ تھیوسانگ کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ کیٹی باہر ہی کھڑی تھی۔ کہنے لگی۔

باہر آ جاؤ تھیوسانگ۔ پھر کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا۔

تھیوسانگ بولا۔

بھئی اسی طرح ہمیں عنبرناگ ماریا کہیں نہ کہیں مل جائیں گے۔ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ آ جاؤ۔ دیکھو روشنی دوسری طرف سے آ رہی ہے۔

اب کیٹی بھی مجبور ہو کر کوٹھڑی میں چلی آئی۔ وہ اس جگہ کو غور سے دیکھنے لگے جہاں روشنی ہو رہی تھی۔ یہ روشنی دوسری طرف سے آ رہی تھی۔ انہیں دوسری طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوائے روشنی کے اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا

یہ کیا بات ہے کیٹی؟ دوسری طرف سے یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے؟ اس معمے کو حل کرنا چاہیئے۔

کیٹی نے سانس بھر کر کہا

کہیں اس معمے کو حل کرتے کرتے ہم خود ایک معمہ نہ بن جائیں۔

تھیوسانگ بولا۔

اری تم خوامخواہ گھبرا جاتی ہو آؤ میرے ساتھ دوسری طرف اتر کر دیکھتے ہیں کہ یہ روشنی کہاں سے آتی ہے؟

یہ کہہ کر تھیوسانگ گول روشن سوراخ میں داخل ہو گیا۔ کیٹی نے اسے آواز دی تو جیسے کچھ فاصلے سے تھیوسانگ کی آواز آئی۔

آ جاؤ کیٹی! یہاں بڑی کھلی جگہ ہے اور بارش بھی نہیں ہو رہی۔

کیٹی بھی روشنی کے دائرے میں سے دوسری طرف اتر گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھلی جگہ پر کھڑے ہیں۔

جہاں آس پاس اونچے اونچے بغیر چھت کے سیاہ ستون زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ کیٹی نے کہا

یہ کیسی جگہ ہے تھیوسانگ؟ اور وہ روشنی کہاں سے آ رہی تھی۔

تھیوسانگ بھی حیران تھا۔ کیونکہ جو روشنی انہیں کوٹھڑی کے کھلے سوراخ میں سے آتی دکھائی دے رہی تھی وہ یہاں اب کہیں نہیں تھی۔ انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوٹھڑی کی دیوار بھی غائب تھی۔ کیٹی کا ماتھا ٹھنکا اس نے کہا

تھیوسانگ! معلوم ہوتا ہے ہم پھر کسی طلسم میں پھنس گئے ہیں۔ جس کوٹھڑی سے نکل کر ہم یہاں آئے تھے وہ کوٹھڑی غائب ہے۔

یہ بات تھیوسانگ نے بھی محسوس کر لی تھی بولا۔

اب تو ہمیں یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔

وہ اونچے اونچے کالے ستونوں میں چلنے لگے۔ ستونوں کے جنگل سے نکلے تو انہیں سامنے کچھ فاصلے پر ایک قدیم بوسیدہ محل دکھائی دیا جس کے اوپر گول زرد چاند نکل رہا تھا۔ کیٹی نے چونک کر تھیوسانگ سے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ! میرا سایہ مجھ سے الگ ہو رہا ہے

تھیوسانگ نے پلٹ کر کیٹی کے جسم کی طرف دیکھا۔ یہ دیکھ کر وہ ششدر ہو کر رہ گیا کہ کیٹی کا سایہ اس کے جسم کے ساتھ ہونے کی بجائے اس سے ایک قدم کے فاصلے پر پیچھے کی طرف تھا۔ کیٹی نے چلا کر کہا

تھیوسانگ! تمہارا سایہ بھی تم سے الگ ہونے لگا ہے دیکھو وہ بھی تم سے پانچ فٹ پیچھے ہو گیا ہے۔

کیٹی ٹھیک کہہ رہی تھی۔ تھیوسانگ کا سایہ بھی اس سے الگ ہونے لگا تھا۔ یہ کیا راز تھا؟ یہ کیا معمہ تھا؟ یہ کیا طلسم تھا؟ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ چلتے چلتے رک گئے ان کا سایہ بھی رک گیا۔ مگر یہ سایہ ان سے دو فٹ پیچھے تھا۔ وہ ان کے جسم کے ساتھ نہیں تھا جس طرح کہ روشنی میں ہمارا سایہ ہمارے بالکل ساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔

تھیو! یہ کیا بات ہے؟

کیٹی اور تھیوسانگ پلٹ کر اپنے سایوں کی طرف بڑھے ان کے سائے ان سے دو فٹ اور آگے بڑھ گئے کیٹی نے گھبرا کر کہا

تھیوسانگ! یہاں سے بھاگو۔ یہ کوئی خطرناک جگہ ہے۔

انہوں نے وہاں سے دوڑنے کی کوشش کی تو ان کے پاؤں جیسے زمین نے جکڑ لئے۔ ان کے پاؤں زمین میں دھنس گئے تھے جیسے۔ وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ کیٹی پریشان ہو کر بولی۔

تھیوسانگ! ہم طلسم میں جکڑے گئے ہیں۔

تھیوسانگ نے کوئی جواب دینا چاہا تو اس کی زبان نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ جلد کیٹی کی آواز بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔ وہ نہ بول سکتے تھے نہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے تھے۔ ان کے سائے بھی ان سے دو فٹ کے فاصلے پر اپنی جگہ پر ساکت کھڑے تھے۔

چاند آسمان پر زرد پُراسرار اداس روشنی بکھیر رہا تھا۔

اب انہوں نے تین آدمیوں کو بڑھتے دیکھا۔ پہلے وہ انہیں آدمی سمجھے مگر جب قریب آئے تو معلوم ہوا کہ یہ تینوں انسان نہیں مگر انسانوں کے سائے ہیں۔ یہ تینوں گورکنوں کے سائے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں کدالیں اٹھا رکھی تھیں۔ قریب آ کر تینوں سائے رک گئے ایک سائے نے کہا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نئے مردے آ گئے ہیں۔ چلو ان کو بھی قبروں
میں دفن کر دیں۔

دوسرا گورکن بولا۔

ان کی قبریں تیار ہیں۔

تیسرے گورکن سائے نے کہا

ان کے سایوں کے جنازے اٹھاؤ دوستو
قبریں ان کی راہ دیکھ رہی ہیں۔

کیٹی اور تھیوسانگ ان گورکنوں کے سایوں کی آوازیں برابر سن رہے تھے۔ ان کے جسم بے حس و حرکت تھے مگر ذہن کام کر رہے تھے۔ وہ دیکھ رہے تھے۔ سن رہے تھے مگر بول نہیں سکتے تھے۔ گورکنوں نے آگے بڑھ کر کیٹی اور تھیوسانگ کے سایوں کو زمین پر سے اس طرح اٹھا لیا جس طرح آدمی زمین پر پڑا ہوا کالے کپڑے کا ٹکڑا اٹھاتا ہے۔ کیٹی اور تھیوسانگ کے سایوں کو دو گورکنوں نے اپنے اپنے کاندھوں پر ڈال لیا تیسرے گورکن نے کیٹی اور تھیوسانگ کے جسموں کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ ان کے جسم جیسے پھول سے بھی ہلکے ہو گئے تھے۔ انہیں یوں لگا جیسے سائے کی وجہ سے ان کے

جسم بھاری تھے۔ گورکن کیٹی، تھیوسانگ اور ان کے سایوں کو لے کر سایوں کے قبرستان میں آ گئے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غیبی روح کون تھی؟

قبرستان میں آکر کیٹی اور تھیوسانگ کے ساکت جسموں کو گورکنوں نے ایک طرف زمین پر کھڑے کر دیا۔ کیٹی اور تھیوسانگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ سایوں کا قبرستان تھا۔ ہر قبر کے اوپر اس میں دفن ہونے والے کا سایہ لیٹا ہوا تھا۔ اب جو ان کی نظر ایک قریبی قبر پر پڑی تو کیٹی اور تھیوسانگ کا دل اچھل کر ان کے حلق کے قریب آگیا۔ اس قبر پر ایک سانپ سایہ کنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ یقیناً یہ ناگ کی قبر تھی۔ اس قبر میں ناگ کا سایہ دفن تھا جس کا عکس قبر کے اوپر موجود تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہہ سکتے تھے لیکن دونوں ایک ہی بات سوچ رہے تھے۔

دو خالی قبریں ساتھ ساتھ کھدی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک قبر میں کیٹی اور دوسری قبر میں تھیوسانگ کے سائے کو لیٹا دیا۔ پھر انہوں نے ان پر مٹی ڈالنی

شروع کر دی اور جب قبریں بند ہوگئیں تو ایک گورکن کا سایہ آگے بڑھا۔ اس نے کیٹی کی قبر پر ہاتھ رکھا تو کیٹی کے سائے کا عکس قبر کے اوپر آکر لیٹ گیا۔ اسی طرح تھیوسانگ کے قبر پر ہاتھ رکھا تو اس کا سایہ بھی قبر کے اندر سے عکس کی شکل میں نکل کر قبر پر لیٹ گیا۔ اس گورکن نے کیٹی اور تھیوسانگ کے بے حس و حرکت جسموں کی طرف دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا

دوستو! اب ان مردہ بتوں کو محل کے اندر جاکر اپنے اپنے طاق میں رکھ دو تاکہ وہاں یہ خاص دن تک آرام کریں۔

کیٹی اور تھیوسانگ یہ سن کر سکتے میں آگئے۔ گورکن سائے کیٹی اور تھیوسانگ کے ساکت جسموں کو اٹھا کر ویران محل کے اس دالان میں لے گئے جہاں پہلے ہی سے ناگ کے علاوہ طلاشی کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے بت بھی ساکت و جامد رکھے ہوئے تھے۔ ناگ کے سانپ والے جسم کے بت کو دیکھ کر کیٹی اور تھیوسانگ پر یہ انکشاف ہوا کہ ناگ بھی ان کی طرح اس طلسمی سایوں کے قبرستان میں آکر پھنس گیا تھا۔ اب وہ بھی وہاں پھنس چکے تھے۔ اور بظاہر انہیں وہاں سے نجات کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ دونوں ہی گورکن سائے کے اس جملے پر غور کر رہے تھے جس میں اس نے کہا تھا کہ یہ انسانی بت محل کے طاقوں میں خاص دن تک انتظار کریں گے۔ خاص دن سے اس کی کیا مراد تھی؟ یہ بات ان دونوں کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

گورکن سائے کیٹی اور تھیوسانگ کے بے حرکت بتوں کو بھی دوسرے بتوں کے ساتھ طاقوں میں رکھ کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد وہاں ایک سناٹا چھا گیا۔ ناگ بھی کیٹی اور تھیوسانگ کے مجسمے سے تھوڑی ہی دور طاق میں سانپ کی شکل میں کنڈلی مارے چپ چاپ بیٹھا تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ ان کی طرح ناگ کی طاقت بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی ہے ورنہ وہ اپنا روپ بدل سکتا تھا۔

ناگ، کیٹی اور تھیوسانگ کو ہم اس سایوں کے قبرستان والے ویران محل میں چھوڑ کر واپس عنبر ماریا اور طالشی کی طرف جاتے ہیں۔ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عنبر اور ماریا کو ساتھ لے کر طالشی میکسیکو کے ملک

طرف نکل گئی تھی جہاں سمندر میں غرق براعظم اطلان کے بچے ہوئے لوگوں اور رشتے داروں کی ایک نسل اب بھی آباد تھی۔ ان کی نشانی یہ تھی کہ ان کی گردن کے نیچے پیچھے کی جانب چھوٹے خنجر کا قدرتی نشان تھا۔ طالشی اس لئے ان لوگوں کے پاس اطلان کے غرق شدہ ملک کا راز معلوم کرنے جا رہی تھی کیونکہ طالشی کے ماں باپ اور بہن بھائی بھی سایوں کے قبرستان میں دفن کر دیئے گئے تھے اور ان کے بت قبرستان کے محل میں رکھے ہوئے تھے۔ عنبر اور ماریا طالشی کو اور اس کے ماں باپ کو ایک دوسرے سے ملانا چاہتے تھے اور یہ معلوم بھی کرنا چاہتے تھے کہ کہیں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ اطلان کے غرق شدہ شہر میں تو کسی طلسم میں نہیں پھنس گئے ہیں۔

بادبانی سمندری جہاز میں سفر کرتے عنبر ماریا اور طالشی آخر میکسیکو شہر میں پہنچ گئے۔ وہ ایک سرائے میں اترے اطلان کے شہر کو سمندر میں غرق ہوئے دس ہزار سال گزر گئے تھے لیکن آج کے حساب سے اسے غرق ہوئے بیس ہزار سال گزرے تھے۔ کیونکہ عنبر ناگ ماریا آج سے دس ہزار سال پہلے کی دنیا میں سفر کر رہے تھے۔ اس زمانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں میکسیکو کا شہر آج کے شہر سے بہت مختلف تھا ساتھ غیبی حالت میں ہوا میں اڑتی جیسی ... تھی۔
آبادی زیادہ نہیں تھی۔ شہر کی سڑکوں پر گھوڑ سوار اور گھوڑے کی رفتار کافی تیز تھی۔ وہ گاؤں ہیں، پہنچ گئے۔
بیل گاڑیاں ہی نظر آتی تھیں۔ عنبر اور ماریا سرائے میں ... چھوٹا سا کچے مکانوں والا گاؤں تھا جس کے۔ باہر جوار
ہی رہے اور طالشی اپنے خاندان کی نسل کے لوگوں کا ... کے کھیت لہلہا رہے تھے۔ طالشی کو بہت جلد وہ مکان
کھوج لگانے میں مصروف ہوگئی۔

پوچھتی پوچھتی آخر وہ ایک بوڑھے آدمی کے گھر
جا پہنچی۔ اس بوڑھے آدمی نے طالشی کو بتایا کہ اطلان
کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے لیکن یہاں سے
دس کوس دور گاؤں میں ایک خاندان آباد ہے۔ جس
کے لوگ اپنے آپ کو اطلان کی غرق شدہ قوم کی نسل
کہتے ہیں۔

طالشی کیلئے یہی معلومات بہت تھیں۔ اس نے عنبر اور
ماریا کو آکر بتایا کہ وہ گاؤں جا رہی ہے۔ شام تک واپس
آجائے گی۔ ماریا نے کہا

میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ تاکہ تمہاری
حفاظت کر سکوں۔

اگرچہ طالشی نے اس پر اصرار نہ کیا مگر عنبر کے کہنے پہ
وہ راضی ہوگئی۔ طالشی گھوڑے پر سوار ہوکر صبح ہوتے
ہی گاؤں کی طرف روانہ ہوگئی۔ ماریا اس کے ساتھ

ں گی جہاں ایک بوڑھا باہر بیٹھا کلہاڑی کا پھل تیز
رہا تھا۔ قریب ہی ایک ادھیڑ عمر کی موٹی سی عورت جوار
آٹا گوندھ رہی تھی۔ طالشی گھوڑے سے اتری۔ اس ملک
رواج کے مطابق بوڑھے کو سلام کیا۔ بوڑھے نے
اٹھائے بغیر پوچھا

کون ہو تم؟ یہاں کیا لینے آئے ہو؟

شی نے کہا

مجھے پیاس لگی ہے کیا پانی مل جائے گا؟

ت کی آواز سن کر بوڑھے نے آنکھیں اٹھا کر طالشی
دیکھا اور بولا۔

اس گھڑے میں پانی ہے۔ پی لو۔

ت بے نیازی سے آٹا گوندھ رہی تھی۔ طالشی نے
ڑے میں سے پانی نکال کر پیا اور بولی۔

کیا میں تھوڑی دیر یہاں بیٹھ کر آرام کر
سکتی ہوں؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ا ہ ۔ ے اجازت دے دی ۔ عورت آٹا گوندنے
مصروف تھی ۔ طالشی بیٹھ گئی ۔ ماریا نے اس
کان میں کہا

یہ لوگ کوئی بڑے اکھڑ لگتے ہیں طالشی ،

طالشی نے آہستہ سے کہا

کوئی بات نہیں

اس پر بوڑھے نے طالشی کی طرف دیکھا اور بولا

کیا تم نے مجھ سے کچھ کہا ؟

"جی نہیں"

طالشی نے جلدی سے جواب دیا ۔

بوڑھا بولا ۔

مگر میں نے تمہاری آواز سنی تھی ۔ لگتا
تم ہوا میں باتیں کرتی ہو ۔ کہیں تم جادوگرنی
نہیں ہو ؟

ماریا نے سوچا کہ یہ بڑا ہوشیار بوڑھا ہے ۔ طالشی بولی
نہیں بابا ! مجھے تو جادو سے ذرا بھی دلچسپی نہ
ہے ۔ اگر میں جادو جانتی ہوتی تو سمندر میں ڈوبے
ہوئے پرانے ملک اطلان کا راز ضرور معلوم کرتی ۔
اطلان کا نام طالشی نے جان بوجھ کر لیا تھا ۔ اس نام

پر بوڑھے اور بوڑھی نے چونک کر طالشی کی طرف دیکھا
بوڑھے نے کلہاڑی نیچے زمین پر رکھ دی اور بولا ۔

تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اطلان نام کا شہر سمندر
میں غرق ہو گیا تھا ؟

طالشی بولی ۔

بابا ! یہ بات تو سب کو معلوم ہے ۔ مگر اب
اس کا ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ کیونکہ کسی کو
کچھ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ ملک سمندر میں کیسے اور
کیوں کر ڈوبا ۔ سنا ہے کچھ لوگ اس وقت شہر سے
نکل کر سمندر میں مچھلیاں پکڑنے گئے ہوئے تھے ۔ وہ
لوگ شہر کے ساتھ سمندر میں غرق ہونے سے بچ
گئے اور خوف زدہ ہو کر میکسیکو کی طرف فرار ہو گئے ۔
اب خدا جانے ان لوگوں کی نسل میکسیکو میں کہاں آباد
ہو گی ۔ بلکہ مجھے تو یہ سب جھوٹی کہانی ہی لگتی ہے
بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کہ اس نسل کے لوگ اب
تک زندہ ہوں ۔

بوڑھے نے بوڑھی کی طرف دیکھا ۔ پھر طالشی سے کہنے لگا ۔

بیٹی ! اگر کوئی یہ کہہ بھی دے کہ میں اس
نسل سے تعلق رکھتا ہوں تو اس کا کیا ثبوت ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

که وه سچ بول رہا ہے۔

اب طالشی نے وه بات کہه دی جس نے بوڑھے
حیران کر دیا۔ طالشی نے کہا۔

اگر اس کی گردن پر ... پیچھے چھوٹے
نشان ہوگا تو پھر وہ سچ بول رہا ہوگا۔ کیونکہ
جانتی ہوں کہ اس نسل کے لوگوں کی گردنوں
پیچھے ایسا نشان ہوتا ہے۔

اب تو بوڑھے نے اٹھ کر طالشی کا ہاتھ تھام لیا اور

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم بھی اسی نسل
میں سے ہو۔

طالشی کہنے لگی۔

ہاں بابا! میرا تعلق اطلان کی تباہی سے بچ
کر فرار ہونے والوں کی نسل سے ہے بلکہ میں سچ
بولتے ہوئے یہ کہوں گی کہ میں اس خاندان سے
تعلق رکھتی ہوں جو اس شہر کی تباہی کے وقت سمند
میں تھے۔

بوڑھی میکسیکن عورت اور آدمی نے طالشی کو اپنے
قریب بٹھا کر اس کی گردن کے پیچھے کپڑا ہٹا کر دیکھا
طالشی کو گلے لگا لیا۔ بوڑھی عورت بولی۔

بیٹی! آج سے دس ہزار برس پہلے ہمارے
آباؤ اجداد بھی اطلان کی تباہی سے بچ کر اس
ملک میں آکر آباد ہوگئے تھے۔

اس بوڑھے نے طالشی کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ تو
ہماری رشتے دار عورت ہے۔ تو ہمارے پاس ہی رہا کر۔
طالشی نے کہا

میرے ماں باپ اور بہن بھائی دس ہزار
برس سے گم ہیں۔ مجھے ان کی تلاش ہے۔

بوڑھے نے ہنس کر کہا

لگتا ہے تمہارے ذہن پر اس صدمے کا اثر
ہو گیا ہے۔ بھلا دس ہزار برس پہلے گم ہونے والے
ماں باپ اب تمہیں کہاں ملیں گے۔

طالشی کہنے لگی

میں خود دس ہزار برس سے زندہ چلی آ رہی ہوں۔

بوڑھا اور بوڑھی حیران ہو کر طالشی کو دیکھنے لگے وہ اسے
دیوانی سمجھ رہے تھے۔ طالشی نے کہا

بابا! کیا تم مجھے کسی ایسے شخص کا پتہ بتا سکتے
ہو جو غرق شدہ شہر کا کوئی طلسم کرتا ہو۔ کیونکہ میں
نے سن رکھا ہے کہ کچھ ایسے جادوگر بھی ہیں۔ جو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس غرق ہو چکے شہر کا طلسم کرتے ہیں اور لوگوں کو سمندر میں ڈوبے ہوئے جواہرات اور خزانوں کا سراغ بتاتے ہیں۔

بوڑھے نے کہا

میں ایسے ایک آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ میکسیکو شہر کے جنوب میں ایک پہاڑی غار میں رہتا ہے اور غرق شدہ شہر کے مخفیہ خزانوں کو حاصل کرنے کے لئے چلّہ کرتا ہے۔

کاشی نے پوچھا

کیا وہ سمندر سے کوئی خزانہ نکالنے میں کامیاب ہوا ہے؟

بوڑھا بولا۔

نہیں۔ ابھی تک اسے خزانہ نہیں مل سکا۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میں ایک نہ ایک دن وہ خزانے ضرور نکال لوں گا جو اطلان شہر کے بادشاہ کے محل میں رکھے ہوئے تھے اور اب سمندر کی گہرائی میں پڑے ہیں۔

طالشی کو اب اس بوڑھے سے مزید کچھ معلوم نہیں کرنا تھا اس نے اجازت لی اور گھوڑے پر سوار ہو کر واپس

میکسیکو شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ ماریا نے کہا

غار والا آدمی تمہیں کچھ نہ بتا سکے گا طالشی میرا تو خیال ہے کہ ہمیں سایوں کے قبرستان کا کھوج لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مگر طالشی نہ مانی۔ اس کو یقین تھا کہ طلسم کرنے والے آدمی سے اسے اطلان کی تباہی میں اس کے گمشدہ بہن بھائیوں اور ماں باپ کا ضرور سراغ مل جائے گا۔ میکسیکو کے جنوب میں ایک پہاڑی تھی۔ اس پہاڑی میں ایک غار تھا۔ طالشی غار کے منہ پر گھوڑے سے اتر گئی۔ ماریا چاہتی تھی عنبر کو جا کر خبر کرے کہ وہ میکسیکو واپس آ گئی ہے۔ مگر طالشی نے اسے یہ کہہ کر اپنے پاس ہی رکھ لیا کہ ہم دونوں ابھی فارغ ہو کر اکٹھی ہی عنبر کے پاس چلی جاتی ہیں۔

غار کے اندر جو آدمی خفیہ خزانوں کا طلسم کرتا تھا وہ ایک لالچی مگر چلّوں اور جادو ٹونے کا بڑا ماہر تھا۔ طالشی اس کے پاس گئی تو دیکھا کہ زمین پر ایک دبلا پتلا تیز سرخ آنکھوں والا آدمی دری پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے ایک انسانی کھوپڑی اور کچھ ہڈیاں تھالی میں رکھی ہیں اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد زمین پر سے مٹی کی چٹکی اٹھا
کر انسانی کھوپڑی پر ڈال دیتا ہے طالشی اس کے
قریب جاکر خاموشی سے بیٹھ گئی ، ماریا بھی اس کے
کے پاس ہی کھڑی ہوگئی۔

ساحر نے تھوڑی دیر بعد آنکھیں اٹھاکر طالشی کی طرف توجہ
کی اور کہا۔

لڑکی ! کون ہو تم ؟ کیا تم اطلان کے خفیہ
خزانے کی کھوج میں آئی ہو ؟

طالشی نے کہا۔

ہاں بھائی ! میں ایک غریب لڑکی ہوں میرے
ماں باپ بوڑھے ہو چکے ہیں۔ ہمارے پاس کھانے
کو بھی کچھ نہیں۔ اگر تم ہمیں کسی خزانے کا چلّہ
بتا دو تو میں ساری زندگی تمہاری خدمت کروں گی۔

ساحر نے مسکراکر غور سے طالشی کو دیکھا اور بولا۔

تم خود غریب ہو میری کیا خدمت کروگی اور
تمہاری خدمت سے مجھے کیا فائدہ ہوگا بھلا۔ جاؤ
اپنا کام کرو جاکر۔

طالشی نے کہا

بھائی ! اگر تم مجھے خزانے کا چلّہ بتا دو۔ تو میں

تمہیں ایک ایسا طلسمی علم بتا دوں گی کہ جس کو
پڑھ کر تم جس چیز کی طرف اشارہ کروگے وہ شے
اپنے آپ زمین سے اوپر اٹھ آئے گی۔

ماریا چونکی۔ طالشی نے یہ اس کی مدد حاصل کرنے کے
لئے کہا تھا۔ وہ چوکس ہوگئی۔ ساحر نے آنکھیں سکیڑ کر
طالشی کو دیکھا اور بولا۔

یہ علم تمہیں کہاں سے ملا ؟

طالشی نے کہا۔

یہ ہمارے خاندان میں صدیوں سے چلا آ
رہا ہے مگر اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوسکا۔ ہمیں
تو کھانے کو روٹی اور رہنے کو مکان چاہیئے اس لئے
میں یہ علم تمہیں سکھادوں گی مگر شرط یہ ہے کہ تم
مجھے پہلے اطلان کے کسی گم شدہ خزانے کا چلّہ
بتاؤ گے۔

ساحر بولا۔

پہلے تم ثابت کرو کہ تم اپنا خاندانی علم جانتی
ہو اس کے بعد میں تمہیں خزانے کا چلّہ بتا دوں گا۔

طالشی کو معلوم تھا کہ ماریا اس کے پاس ہی بیٹھی ہے اور اس
سلسلے میں اس کی ضرور مدد کرے گی اور وہ یہ ساری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باتیں سن بھی رہی ہوگی چنانچہ طالشی نے تھالی میں پڑی ہوئی انسانی کھوپڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا

دیکھو میں اس پر اپنا خاندانی علم پڑھ کر پھونکوں گی اور یہ کھوپڑی اپنے آپ تھالی میں سے اٹھ کر ہوا میں رک جائے گی۔

ساحر کو یقین نہیں آرہا تھا پھر بھی اس نے کہا

ایسا کرکے دکھاؤ گی تو جانوں گا

طالشی نے منہ ہی منہ میں یونہی اوٹ پٹانگ کچھ پڑھا اور کھوپڑی کی طرف منہ کرکے پھونک ماری اور بولی۔

اے کھوپڑی! اوپر فضا میں بلند ہو جا

ماریا یہ سب سن رہی تھی۔ اس نے فوراً کھوپڑی کو تھالی میں سے اوپر اٹھا لیا۔ کھوپڑی اس کے ہاتھ میں آ کر فضا میں لٹک سی گئی۔ ویسے تو ماریا کے ہاتھوں میں آتے ہی چیز غائب ہو جاتی تھی لیکن اگر ماریا اس چیز کو ظاہر ہی رکھنے کا ارادہ کرے تو وہ چیز غائب نہیں ہوتی تھی۔ ساحر نے کھوپڑی کو اپنے آپ فضا میں بلند ہوتے دیکھا تو دنگ ہو گیا۔ کھوپڑی واقعی فضا میں لٹک گئی تھی۔ اس نے کھوپڑی کے اوپر نیچے ہاتھ مارے کہ کہیں کوئی رسی تو ساتھ نہیں بندھی ہوئی مگر ایسا

نہیں تھا۔ طالشی نے ایک بار پھر پھونک مار کر کھوپڑی کو حکم دیا۔

اب واپس اپنی جگہ پر چلی جا

کھوپڑی آہستہ آہستہ نیچے ہوتی ہوئی تھالی میں آگئی۔ یعنی ماریا نے کھوپڑی کو بڑے آرام سے تھالی میں رکھ دیا تھا۔ ساحر نے طالشی نے کہا

میں تمہیں اطلان کے خزانے کا ایک پتہ بتاتا ہوں۔ تم نے اگر وہ چلہ کر لیا تو دولت مند ہو جاؤ گی۔

طالشی نے پوچھا کہ اس نے یہ چلہ خود کیوں نہیں کیا؟ وہ خود ابھی تک خزانے سے محروم کیوں ہے؟ ساحر نے کہا۔

میرے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ اطلان کے گمشدہ خزانوں کا چلہ کوئی غیر شادی شدہ لڑکی ہی کر سکتی ہے اور میں نے ابھی تک کسی لڑکی کو یہ چلہ اس لئے نہیں بتایا تھا کہ مجھے کسی لڑکی پر اعتبار نہیں ہے۔ کئی سالوں سے میں اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح میں خود یہ چلہ کرکے غرق شدہ خزانے حاصل کر لوں۔ لیکن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب تم میرے پاس آئی ہو اور تم مجھے اپنا علم بتا دو گی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں بے پناہ خزانوں کا چلّہ کرنا سکھا دوں گا۔ تم اگر چاہو تو میرے ساتھ سودا طے کر سکتی ہو۔ ہم ہر خزانے کو آدھا آدھا بانٹ لیا کریں گے۔

طالشی نے کہا

مجھے منظور ہے۔ مگر پہلے تم مجھے چلّہ بتاؤ۔

ساحر بولا

میں اتنا احمق نہیں ہوں۔ پہلے تم مجھے اپنا علم بتاؤ۔ اس کے بعد میں تمہیں چلّہ بتاؤں گا۔

طالشی نے سوچا کہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس نے ایک بے معنی جملہ ساحر کو بتاتے ہوئے کہا، یہ پڑھ کر کھوپڑی پر پھونکو اور اسے کہو کہ فضا میں بلند ہو جائے۔ ساحر نے وہ اوٹ پٹانگ جملہ منہ میں پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک ماری اور کہا

اے کھوپڑی! فضا میں بلند ہو جا

ماریا نے کھوپڑی کو تھالی میں سے اوپر اٹھا لیا۔

کھوپڑی کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ کر ساحر کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ ایک بہت بڑا علم اس کے ہاتھ آ گیا

تھا۔ اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ علم اس کے پاس صرف اس وقت تک ہے جب تک ماریا وہاں بیٹھی ہے۔ ماریا کے جاتے ہی یہ علم بھی غائب ہو جائے گا۔

طالشی نے کہا

اب تم مجھے اپنا علم یعنی وہ چلّہ بتاؤ جس کی مدد سے میں اطلان کے خزانوں کا راز معلوم کر سکتی ہوں۔

ساحر بولا۔

تم خزانوں کا راز معلوم کرنا چاہتی ہو یا خزانے حاصل کرنا چاہتی ہو۔

یہ بات قدرتی طور پر طالشی کے منہ سے نکل گئی تھی۔ اس نے سوچا کہ اس آدمی کو اصل بات بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر وہ ماریا سے مشورہ کرتی تو وہ اسے ایسا کرنے سے منع کر دیتی۔ مگر اس وقت وہ ماریا سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ چنانچہ طالشی نے ساحر کو بتا دیا کہ اس کا تعلق اطلان کے ایک ایسے خاندان سے ہے جو تباہی سے تو بچ گیا تھا مگر اب اس کے ماں باپ اور بہن بھائی کسی ایسی جگہ غائب ہو گئے ہیں کہ ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا اور میں دس ہزار سال سے زندہ ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اپنے ماں باپ کی جستجو میں لگی ہوئی ہوں۔ یہ سُن کر ساحر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اسے کسی ایسی عورت کی ایک مدت سے تلاش تھی مگر وہ ناامید ہو چکا تھا۔ کیونکہ ایسی لڑکی کا ملنا ناممکن تھا کہ جس کا تعلق اطلان شہر سے بھی ہو اور جو دس ہزار برس سے زندہ چلی آ رہی ہو۔ ایسی لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ مگر وہ اس کا بھی ثبوت چاہتا تھا۔ ثبوت کے لئے اس نے ایک طلسم زمین پر بنایا۔ بہانہ یہ کیا کہ وہ خزانوں کا راز بتانے کے لئے ایسا کر رہا ہے طلسم میں ساحر کو صاف پتہ چل گیا کہ یہ لڑکی اطلان کے گمشدہ خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور دس ہزار برس سے زندہ چلی آ رہی ہے۔ ساحر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا تھا۔ اب اسے اس علم کی بھی ضرورت نہیں تھی جو طالشی نے اسے بتایا تھا اب تو وہ اطلان کے شاہی محلات کے سارے کے سارے غرق شدہ خزانوں کا مالک بن سکتا تھا۔

اس نے طالشی سے اس کا نام پوچھا۔ طالشی نے اسے اپنا نام بتا دیا۔ وہ کہنے لگا۔

طالشی! میری بہن۔ میرا طلسم مجھے بتاتا ہے

کہ تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی غرق شدہ شہر اطلان کے ایک ایسے پہاڑی غار میں بند ہیں۔ جہاں ایک خاص طلسم پہلے سے موجود تھا۔ چنانچہ اس طلسم کی وجہ سے وہ ابھی تک زندہ ہیں۔

طالشی نے کہہ دیا

مگر اس غار میں تو گورکن ان کے سامنے اٹھا کر لے گئے تھے اور پھر وہ بھی غائب ہو گئے۔ میں خود اس غار میں موجود تھی۔

ماریا خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہی تھی۔ اتنا اس نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ شخص تجربے کار ساحر ہے۔ اور طلسم ضرور جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ طالشی کو اس کے ماں باپ کا پتہ بتا دے۔ ساحر کیا سوچ رہا تھا۔ یہ نہ طالشی جانتی تھی اور نہ ماریا کو ہی یہ معلوم تھا۔ ساحر کہنے لگا۔

تم نے بالکل ٹھیک کہا طالشی! مگر تمہارے ماں باپ ابھی تک اسی غار کے ایک کمرے میں بند ہیں۔ میں انہیں وہاں سے نکال کر زمین کے اوپر لا سکتا ہوں۔

طالشی نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھائی! میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔ مجھے میرے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے ملا دو۔

ساحر بولا۔

یہ تو میرا فرض ہے۔ تم نے مجھے جو انمول علم بتایا ہے اس کے بدلے میں میں تمہیں تمہارے ماں باپ سے ضرور ملوا دوں گا۔ لیکن اس کے لئے مجھے آج رات چلہ کرنا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ کل صبح میرے پاس آجاؤ۔ میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم اپنے ماں باپ سے کہاں مل سکتی ہو۔

طالشی بہت خوش ہوئی اور دوسرے دن آنے کا وعدہ کرکے ماریا کے ساتھ وہاں سے واپس سرائے کی طرف چل دی۔ اس کے جاتے ہی ساحر نے طالشی کے بتائے ہوئے فقرے کو منہ ہی منہ میں پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک ماری اور اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ سے بلند ہو جائے مگر کھوپڑی نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ساحر سوچ میں پڑ گیا۔ عیار آدمی تھا۔ سمجھ گیا کہ طالشی کی موجودگی کی وجہ سے طلسم قائم تھا۔ اس کے جاتے ہی اس کے خاندانی علم کا اثر بھی ختم ہو گیا۔ مگر وہ

تو کوئی دوسرا ہی منصوبہ بنائے ہوئے تھا۔ وہ تو غرق شدہ اطلان شہر کے سارے شاہی خزانے حاصل کرنے کی فکر میں تھا اور طالشی کے مل جانے سے اب کامیابی اس کے قدم چومنے ہی والی تھی۔ وہ اٹھ کر غار کے پیچھے چلا گیا۔

غار کے پیچھے ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی۔ اس کوٹھڑی میں ایک ایسا انسانی پنجر چھت کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ جس کی کھوپڑی غائب تھی۔ ساحر نے ایک طلسم پڑھ کر انسانی ہڈیوں کے پنجر پر پھونکا اور کہا

میں نے تیری شرط پوری کر دی ہے۔

مجھے ایک ایسی لڑکی مل گئی جس کا تعلق اطلان شہر کے غرق شدہ خاندان سے ہے۔ اب میں اسے تیرے حوالے کرتا ہوں اور تو اطلان کے شاہی خزانے سمندر میں سے نکال کر میرے حوالے کر دے۔

ہڈیوں کے پنجر میں اپنے آپ حرکت پیدا ہوئی۔ پھر ایک خشک سی آواز بلند ہوئی۔

مجھے چھت سے نیچے اتار کر میری کھوپڑی میری گردن پر لگا دے۔ پھر میں تم سے بات کروں گا۔

ساحر نے انسانی پنجر کو چھت سے اتار کر فرش پر لٹا دیا اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلدی سے غار میں واپس جاکر تھالی میں رکھی ہوئی کھوپڑی لایا اور اسے انسانی پنجر کی گردن کے ساتھ لگا دیا پھر ساحر بولا۔

اب بتا تو کیا کہتا ہے۔

پنجر کی کھوپڑی ہلکی سی حرکت کے بعد اپنی گردن سے جاکر جڑ گئی۔ پنجر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں بازو جو ہڈیوں کے ڈھانچے تھے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ کھوپڑی کا جبڑا ہلنے لگا۔ ساحر کو آواز آئی۔

سن! جب تو غار میں اس لڑکی سے باتیں کر رہا تھا تو میں جان گیا تھا کہ یہ لڑکی اطلانت خاندان کی ہے اور دس ہزار برس سے زندہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مجھ پر یہ انکشاف بھی ہوا ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ کوئی غیبی شے موجود ہے۔

ساحر نے چونک کر پنجر کی طرف دیکھا

غیبی شے سے تمہاری کیا مراد ہے؟

انسانی کھوپڑی نے کہا

کوئی غیبی روح اس کے ساتھ تھی اور اس روح نے میری کھوپڑی کو اس کے حکم پر تھالی میں سے اوپر اٹھایا تھا۔ میں اس غیبی روح کو دیکھ تو

نہیں سکتا تھا مگر مجھے احساس ہو رہا تھا کہ میری کھوپڑی کو کسی غیبی ہاتھ نے پکڑ رکھا ہے۔

ساحر اور زیادہ حیران ہوگیا کہ یہ کیا معمہ ہے۔ اس نے انسانی کھوپڑی سے کہا۔

کیا یہ لڑکی جادوگرنی ہے؟

انسانی کھوپڑی کی آواز آئی۔

نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مگر وہ غیبی روح اس کے ساتھ تمہارے غار میں آئی تھی۔ میں خود نہیں جانتا کہ وہ غیبی روح کس کی تھی۔ مگر یہ لڑکی جادوگرنی نہیں ہے۔ یہ تمہیں یا مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تم کل صبح جب وہ یہاں آئے تو اسے میری کوٹھڑی میں بھیج دینا۔ باقی میں جانو یا میرا کام

ساحر نے کہا

لیکن میرے خزانے مجھے کب ملیں گے؟

انسانی کھوپڑی کہنے لگی۔

یہ میں اس لڑکی طالشی کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد ہی تمہیں بتا سکوں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگرمچھ انسان

دوسرے دن ماریا شہر کی دوسری طرف نکل گئی۔

عنبر نے اسے خاص طور پر شہر کی طرف روانہ کیا تھا کہ وہ جاکر ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کے بارے میں پتہ کرے۔ ماریا شہر گئی ہوئی تھی کہ طالشی پہاڑی غار میں جانے کے لئے تیار ہوگئی۔ عنبر نے اسے کہا کہ وہ ماریا کا تھوڑی دیر انتظار کرے مگر طالشی نے ہنس کر جواب دیا۔

ماریا کی اب کیا ضرورت ہے۔ عنبر بھائی میں بہت جلد واپس آجاؤں گی۔

طالشی کو بھی یہ خیال نہ رہا کہ اس کا چیزوں کو فضا میں بلند کرنے والا شعبدہ ماریا کے بغیر بیکار ہوگا۔ وہ اکیلی جب پہاڑی غار میں پہنچی تو ساحر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ طالشی کو دیکھتے ہی خوش ہوکر بولا۔

طالشی! میں نے رات کو چلّہ کر لیا ہے۔ تمہیں

مبارک ہو کہ چلّہ کامیاب رہا۔ جاؤ غار کے پیچھے ایک کوٹھڑی ہے اس کوٹھڑی میں تمہیں اطلان کی تباہی کا راز اور وہ نقشہ پڑا ہوا ملے گا جس کی مدد سے تم اپنے گمشدہ ماں باپ اور بہن بھائیوں کا سراغ لگا سکو گی۔

طالشی بڑی خوش ہوئی اور غار میں چلتی ہوئی پیچھے والی کوٹھڑی میں بے دھڑک داخل ہوگئی۔ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ مگر اپنے ماں باپ سے ملنے کے شوق میں اس نے کچھ نہ سوچا کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ اس نے ساحر کو آواز دی کہ کوٹھڑی میں اندھیرا ہے۔ کوئی موم بتی ہو تو دے دو۔ ساحر کا تو کوئی جواب نہ آیا مگر کونے میں جو انسانی ہڈیوں کا ڈھانچہ بیٹھا اس کی راہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے چھلانگ لگا کر طالشی کو دبوچ لیا۔ ڈھانچے کی انگلیوں کی ہڈیاں اس کی گردن میں گھستی چلی گئیں۔ طالشی کے حلق سے خوف کے مارے ایک سہمی ہوئی چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہوگئی۔

ساحر کوٹھڑی میں آگیا اور بولا۔

طالشی تیرے حوالے کر دی گئی ہے۔ اب تو مجھے بتا کہ اطلان کے شاہی خزانے کہاں ہیں؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسانی پنجر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ساحر دوڑ کر باہر گیا۔ ایک موم بتی روشن کر کے کوٹھڑی میں واپس آیا تو یہ دیکھ کر اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کہ کوٹھڑی خالی تھی۔ وہاں نہ انسانی پنجر تھا اور نہ طالشی۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ انسانی پنجر نے اس کے ساتھ فریب کیا تھا۔ مکاری کی تھی۔ مگر وہ خود بھی لوگوں کے ساتھ فریب اور مکاری کرتا رہا تھا۔ سچ ہے وہ دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے۔ اس کے لئے کنواں تیار ہوتا ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ انسانی پنجر اب اس کے ہاتھ سے طالشی کو لے کر نکل گیا ہے اور وہ کبھی اطلان کا شاہی خزانہ حاصل نہ کر سکے گا۔

دوسری طرف انسانی پنجر بے ہوش طالشی کو لے کر وقت کے تاریک بادلوں میں سے گزرتا ہوا سایوں کے قبرستان میں پہنچ گیا۔ اس نے بے ہوش طالشی کو زمین پر لٹا دیا اور خود آواز بلند کی۔

قبر والو! آؤ تمہارا مردہ لے آیا ہوں۔

اس آواز کے ساتھ ہی دو گورکن سائے جھاڑیوں میں سے نکل کر پنجر کی طرف بڑھے۔ انسانی پنجر نے ان کی طرف دیکھا اور بولا۔

تمہاری امانت تمہارے پاس پہنچا دی گئی ہے اب مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ اور مجھے میری قبر واپس کر دو۔ میری ہڈیاں سردی اور ہوا میں ٹھٹھر رہی ہیں۔

گورکن سایوں نے جھک کر بے ہوش طالشی کو دیکھا ایک سائے نے کہا

یہ وہی لڑکی ہے ہم جس کے ماں باپ کو تو یہاں لے آئے تھے اور ان کے سایوں کو دفن کر دیا تھا مگر یہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر نکل گئی تھی۔

دوسرا سایہ کہنے لگا۔

ٹھیک ہے۔ اس ہڈیوں کے پنجر کو اس کی قبر میں پہنچا دو۔

پہلے سایے نے انسانی پنجر کو کاندھے پر اٹھایا اور سایوں کے قبرستان میں جاکر ایک پرانی قبر کے اندر لٹا دیا۔ انسانی پنجر قبر میں لیٹتے ہی ساکت ہو گیا گویا اسے سکون مل گیا تھا۔ گورکن سائے نے قبر میں مٹی ڈال کر اسے بند کر دیا اور واپس اپنے ساتھی گورکن سائے کے پاس آ کر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرے کو قبر میں ڈال دیا گیا ہے۔ اب اس
کا بھی حساب چکاؤ۔

انہوں نے بے ہوش طالشی کو اٹھا کر ستون کے ساتھ کھڑا
کر دیا۔ چاند نکلا ہوا تھا۔ ستون کے ساتھ کھڑے ہوتے
ہی طالشی کا سایہ ستون کے ساتھ ہی زمین پر پڑنے
لگا۔ سائے گورکن نے کہا

بڑی ہوشیاری سے اس کے سائے کو اٹھا
زمین پر سے۔

دوسرے سائے نے ایسا ہی کیا اور طالشی کے سائے کو
زمین پر سے اٹھا کر یوں اپنے ہاتھ میں تھام لیا جس
طرح کوئی آدمی مردہ سانپ کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے
ہوئے ہوتا ہے۔ طالشی کی قبر اس کے ماں باپ اور
بہن بھائی کے سایوں کی قبروں کے پاس ہی بالکل تیار
تھی۔ طالشی کے سائے کو قبر میں ڈال کر قبر کو مٹی سے
بھر دیا گیا۔ ایک گورکن سائے نے قبر کے اوپر ہاتھ لگایا
تو قبر میں سے طالشی کے سائے کا عکس اوپر آ کر قبر
پہ ظاہر ہو گیا۔ سائے کا یہ عکس قبر پر بالکل سیدھا
لیٹا ہوا تھا۔ قبر پر لیٹے ہوئے سارے سایوں کے
جسم تو نہیں البتہ شکلیں دھندلی دھندلی پہچانی جا سکتی تھیں

یہ کام ختم کر کے سایوں نے طالشی کے بے ہوش بے حس
و حرکت جسموں کو اٹھا کر اپنے کاندھوں پر رکھا اور انہیں
ستونوں کے دالان کے پار والے محل کے طاقوں میں لا کر
کھڑا کر دیا۔ کیٹی اور تھیوسانگ نے اندازہ لگا لیا کہ کوئی
سایہ دفن ہو گیا ہے جس کا جسم وہاں لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے
مگر وہ بات نہیں کر سکتے تھے۔

ناگ بھی انہیں پتھر ایسی خاموش آنکھوں سے
دیکھ ہی رہا تھا۔ لیکن بے بس تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ
کو بار بار گورکن کے اس جملے کا خیال آ رہا تھا جس
میں اس نے کہا تھا کہ ایک خاص وقت تک یہ انسانی
بت اسی جگہ پڑے رہیں گے۔ اس کے بعد کہاں
جائیں گے؟ اس کا کیٹی اور تھیوسانگ کو بھی کچھ علم
نہیں تھا۔

جب ماریا آئی تو عنبر نے اسے بتایا کہ طالشی
پہاڑی غار کی طرف گئی ہوئی ہے اور ابھی تک واپس
نہیں آئی۔ ماریا نے گھبرا کر کہا

کہیں وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہو۔

عنبر بولا۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا اور عنبر تیزی سے پہاڑی غار کی طرف روانہ ہوگئے
ماریا یہ غار پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔ غار خالی پڑا تھا
ساحر وہاں سے چلا گیا تھا۔ اب اسے وہاں بیٹھ کر
خزانوں کے لئے چلہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ
انسانی پنجر نے اس کے ساتھ غداری کی تھی۔ ماریا نے
پریشان ہو کر کہا

خدا خیر کرے۔ یہ طالشی کہاں چلی گئی؟
وہ ساحر بھی کہیں دکھائی نہیں دیتا

عنبر بولا۔

ضرور وہ کسی مشکل میں گرفتار ہو گئی ہے

ماریا نے کہا۔

اسے اکیلی یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔

عنبر بولا۔

میں نے تو اسے منع بھی کیا تھا مگر وہ
نہیں مانی اور اکیلی چل پڑی۔ اب اسے کہاں
تلاش کریں؟

ماریا کہنے لگی۔

کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔

عنبر نے کہا کہ غار میں آگے چل کر دیکھتے ہیں شاید آگے

کوئی خفیہ تہہ خانہ ہو۔ وہ آگے گئے تو وہ کوٹھڑی آگئی
جہاں ہڈیوں کے پنجر نے طالشی کو اغواء کیا تھا۔ کوٹھڑی
بھی ویران پڑی تھی۔ عنبر نے ماریا سے پوچھا کہ کیا
وہ ایک خاص قسم کی بُو محسوس کر رہی ہے؟ ماریا نے
گہرا سانس لیا اور بولی۔

ہاں! مجھے ایک عجیب سی بو محسوس ہوتی ہے۔

مجھے تو یہ مشک کافور کی بُو لگتی ہے جو مردوں پر
ڈالا جاتا ہے۔

عنبر نے کہا

ہاں یہ مشک کافور کی بُو ہے مگر یہ بُو طالشی
کی تلاش میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

ماریا کہنے لگی۔

طالشی نے اپنی جو کہانی سنائی تھی اس میں سایوں
کے قبرستان کا ذکر آیا تھا۔ ایک ایسا قبرستان جہاں
اس کے ماں باپ کے سائے دفن ہیں۔ ممکن ہے
طالشی کو بھی کوئی آسیب اغواء کر کے اس قبرستان
میں لے گیا ہو۔

دونوں غار سے باہر آگئے۔ عنبر نے کہا
ماریا! ہمیں اب یہی سمجھنا چاہیئے کہ طالشی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہماری پہنچ سے باہر ہوگئی ہے۔ ہمیں اب اپنی تمام سرگرمیاں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کو تلاش کرنے کے لئے وقف کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ انہیں ہم سے جُدا ہوئے کافی دیر ہوگئی ہے اور وہ ضرور کسی بھیانک مصیبت میں گرفتار ہیں۔

ماریا کو طالشی کا بھی خیال آ رہا تھا۔ کہنے لگی

طالشی کے معمے کو بھی ہم اس لئے حل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ممکن ہے اس طرح سے ہمیں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کا بھی سراغ مل جائے۔

عنبر نے پوچھا

اب تمہاری کیا رائے ہے؟

ماریا نے کہا

طالشی بھی دس ہزار برس سے زندہ تھی۔ اس کی مدد سے ہمیں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کا سراغ مل سکتا تھا۔

عنبر نے کسی قدر جھنجھلا کر کہا

مگر وہ تو اب نہیں ہے۔ اب بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

ماریا بولی۔

میری رائے تو یہی ہے کہ ہمیں واپس افریقہ ہی چلے جانا چاہیئے۔ ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کا وہیں ملنے کا امکان ہے۔

میرا بھی یہی خیال ہے۔ عنبر نے جواب دیا۔

وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ دونوں وہاں سے روانہ ہو کر میکسیکو شہر میں آ گئے۔ یہاں ایک رات بسر کرنے کے بعد وہ مشرقی بندرگاہ کی طرف چل پڑے۔ کیونکہ انہیں وہیں سے افریقہ کے لئے سمندری جہاز مل سکتا تھا۔ میکسیکو کے مشرقی علاقے سے بحر اوقیانوس یعنی اطلانٹک تک براعظم شروع ہو جاتا تھا۔ یہی وہ سمندر تھا جہاں پہلے اطلان کا براعظم آباد تھا اور بعد میں وہ غرق ہوگیا اور سمندر اوپر آگیا۔ اس کا دوسرا ساحل دور جنوبی اور مغربی افریقہ کے ساحل سے ملا ہوا تھا۔ اطلانٹک کا براعظم بہت بڑا براعظم تھا اور اطلان اس کا بہت بڑا شہر تھا۔

عنبر اور ماریا میکسیکو کے مغربی ساحل کی بندرگاہ پر آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ افریقہ کے لئے جہاز ایک روز کے بعد روانہ ہوگا۔ وہ ایک سرائے میں جا کر اتر گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں پہلے بھی مسافر ٹھہرے ہوئے تھے۔ عنبر بھی ما
کے ساتھ ایک کوٹھڑی میں آگیا۔ دوسرے دن شام
کے وقت وہ ایک جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز بحر اوقیانو
کی لہروں پر چل پڑا۔ یہ سمندر گرمیوں کے موسم میں بہت
چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس میں ہر وقت ہلچل مچی رہتی
وہ بھی گرمیوں کا موسم تھا۔ چنانچہ ساحل سے روانہ
ہونے کے دو دن بعد سمندر میں طوفان آگیا۔

عنبر نے ماریا سے کہا

طوفان کے تیور دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ جہا
غرق ہو جائے گا۔

ابھی یہ لفظ عنبر کی زبان پر ہی تھے کہ جہاز کو ایک
قیامت خیز دھکا لگا۔ جہاز سمندر کے نیچے کسی چٹان
ٹکرا گیا تھا۔ جہاز کے دو ٹکڑے ہو گئے اور وہ دیکھ
دیکھتے سمندر کی طوفانی لہروں میں غرق ہو گیا عنبر اور ما
ہی بچنے میں کامیاب ہو سکے۔ عنبر لکڑی کے ایک تختے
چمٹا ہوا تھا اور طوفانی موجیں تختے کو مشرق کی طرف
بہائے لیے جا رہی تھیں۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ پر
کر رہی تھی۔ ساری رات عنبر سمندر میں تختے پر بہتا ر
صبح ہوئی تو ماریا نے دور ایک جزیرے کو دیکھا اور ب

ایک جزیرہ دکھائی دے رہا ہے عنبر۔

عنبر بولا۔

ہم ابھی تک بحر اوقیانوس میں ہی ہیں۔ ماریا
یہ جزیرہ بھی اطلانتک اوشن کا کوئی جزیرہ ہوگا

جب عنبر ماریا جزیرے میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک
چھوٹا سا مونگے کا جزیرہ تھا۔ جس پر ایک بھی درخت
نہیں تھا اور سبزہ بھی غائب تھا۔ زمین سنگلاخ پتھریلی اور
سیاہ تھی عنبر نے کہا

ماریا! یہاں ہم زیادہ دیر تک پڑے نہیں
رہ سکتے۔ تم پرواز کر کے آگے جا کر دیکھو کہ افریقہ
کا ساحل یہاں سے کتنی دور ہے۔

ماریا اسی وقت فضا میں پرواز کر گئی۔ وہ بے حد تیز رفتاری
سے فضا میں اڑی جا رہی تھی۔ ایک گھنٹے بعد اس
نے واپس آکر عنبر کو بتایا کہ افریقہ کا ساحل وہاں سے
سمندری جہاز میں دو دن کے سفر پر ہے۔ عنبر نے کہا

اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں سے گزرنے
والے کسی سمندری جہاز کا انتظار کرنا ہوگا۔

ماریا کہنے لگی

تم تو یہ سمندر تیر کر بھی پار کر سکتے ہو کیونکہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہ تم تھکو گے اور نہ تمہیں موت کا خطرہ ہے۔

عنبر نے کہا

وہ تو ٹھیک ہے مگر خواہ مخواہ کسی سمندری
مصیبت میں پھنسنے کی بجائے بہتر ہے کہ ایک د
دن یہاں رہ کر کسی جہاز کا انتظار کرتے ہیں۔ با
اگر جہاز نہ آیا تو پھر میں اس تختے پر بیٹھ کر افریق
کی طرف چل پڑوں گا۔

یہی طے پایا اور وہ مونگے کے جزیرے میں ایک جگ
آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ سمندر میں طوفان ختم
چکا تھا۔ دور دور سے سمندر کی ہلکی ہلکی موجیں ساحل
سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی تھیں۔ جزیرے پر آہستہ
آہستہ شام کا اندھیرا چھانے لگا۔ جب رات ہو گئی تو نیلا
چاند نکل آیا۔ چاندنی چاروں طرف پھیل گئی۔ ماریا اور
عنبر ساحل کے پاس ایک مونگے کی چٹان کے قریب
بیٹھے ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کے بارے میں باتیں
کر رہے تھے۔ پھر جب رات گہری ہو گئی تو عنبر کو دور سمندر
کی موجوں میں سے کوئی گول سی شے ابھرتی دکھائی دی۔
چاروں طرف گہری خاموشی تھی۔ صرف موجوں کی ہلکی ہلکی
آواز آرہی تھی۔ چاند سمندر کے اوپر چمک رہا تھا۔

عنبر نے ماریا سے کہا

ماریا! کیا تم دیکھ رہی ہو؟ سمندر میں یہ گول
گول سی شے کیا ہے جو آہستہ آہستہ باہر ابھر رہی ہے؟

ماریا بولی۔

میں بھی یہی دیکھ رہی ہوں۔ میرے خیال میں کوئی
سمندری جانور ہے۔

عنبر اور ماریا چاندنی رات میں اس گول چیز کو سمندر میں
ابھرتا دیکھنے لگے۔ یہ ایک بہت بڑا گولا تھا جس کی
فولادی سطح چاندنی میں چمک رہی تھی۔ ماریا نے کہا

عنبر! مجھے تو یہ کوئی خطرناک چیز لگتی ہے۔ یہ
سمندری جانور نہیں ہے۔ اور یہ ساحل کی طرف بڑھ
رہی ہے۔

فولادی گولا۔ آہستہ آہستہ ساحل کی طرف آ رہا تھا عنبر بولا

ہم اسی جگہ رہیں گے۔ دیکھتے ہیں اس میں سے
کونسی شے باہر نکلتی ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے
ہمیں ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کا کوئی سراغ مل جائے۔

عنبر چٹان کے ساتھ آہستہ سے لیٹ گیا۔ ماریا اسی جگہ
بیٹھی رہی۔ فولادی گولہ ساحل کے قریب آکر پانی میں ہی
رک گیا۔ پھر اس کا اوپر کا ڈھکنا کھلا اور اس کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ایک کے بعد ایک تین آدمی نکل کر سمندر کے کنارے کی طرف آ گئے۔ عنبر نے ماریا سے کہا

یہ تو انسان ہیں۔ میں چپکے سے سویا رہتا ہوں دیکھتے ہیں کہ کس مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں تم ہوشیار رہنا۔

ماریا کو چونکہ معلوم تھا کہ یہ لوگ عنبر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لئے خاموش رہی۔ اس کی نظریں تینوں اجنبی آدمیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ عنبر بھی تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولے انہیں تک رہا تھا۔ جب وہ ذرا قریب آئے تو عنبر ماریا نے دیکھا کہ انہوں نے نیلے رنگ کا مچھلی ایسا لباس پہن رکھا تھا۔ ان کے سر گول تھے اور ہاتھوں میں خنجر پکڑ رکھے تھے قد عام انسانوں کے برابر تھے۔ وہ عنبر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ایک انسان کو چٹان کے پاس لیٹے دیکھ لیا تھا۔

عنبر نے سونے کا بہانہ بنایا اور ہلکے ہلکے خراٹے لینے لگا۔ ماریا چپ چاپ پاس کھڑی تھی۔ تینوں آدمی عنبر کے پاس آ کر رُک گئے۔ ایک نے جھک کر عنبر کو دیکھا اور بولا۔

یہ انسان ہے۔ سو رہا ہے۔

وہ کسی قدیم زبان میں بات کر رہا تھا۔ دوسرا آدمی بولا۔

ہمارا خیال تھا کہ ڈوبے ہوئے جہاز کے آدمی یہاں کافی ہوں گے۔ چلو ایک آدمی ہی سہی۔ اسے بے ہوش کر کے لے چلو۔

عنبر نے سوچا کہ یہ اسے سمندر کے نیچے لے جا رہے ہیں۔ وہ خاموشی سے لیٹا رہا۔ ماریا بھی چپ تھی کیونکہ عنبر نے ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ معلوم کریں گے کہ یہ لوگ کون ہیں کیونکہ اس طرح سے ناگ کیپٹن تھیوسانگ کے سراغ ملنے کا بھی امکان تھا۔ ایک سمندری آدمی نے عنبر کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ عنبر کو جیسے کرنٹ لگا۔ مگر یہ بجلی کا کرنٹ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ دوسرے آدمی نے جھک کر عنبر کے جسم کو چھوا اور بولا۔

اسے اٹھا کر لے چلو۔ بے ہوش ہو گیا ہے۔

دو آدمیوں نے عنبر کو اٹھا لیا اور واپس سمندر میں اتر گئے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ عنبر کو لے کر یہ پُراسرار آدمی بہت بڑے فولادی گولے میں آ گئے۔ ماریا نے دیکھا کہ یہ گولا اندر سے ایک گول کمرے کی طرح کا تھا۔ جس میں فرش پر فولاد کی کرسیاں اور گول میز لگی تھی۔ ایک بہت بڑا فولادی ہینڈل بھی تھا۔ جو گولے کو سمندر کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور باہر لانے کے کام آتا ہوگا۔ انہوں نے عنبر کو فرش پر ڈال دیا۔ ایک آدمی نے ہینڈل گھمایا۔ فولادی گولے کا ڈھکنا بند ہوگیا۔ اب فولادی گولہ سمندر کے نیچے اُترنا شروع ہوگیا۔ کافی دیر تک یہ گولہ سمندر کے نیچے اترتا رہا۔ اس دوران میں عنبر خاموش رہا۔ ماریا بھی کچھ نہ بولی۔ پھر جیسے فولادی گولہ رُک گیا۔ دیوار پر لگا ہوا ایک بٹن دبانے سے فولادی گولے کی دیوار ایک جگہ سے کھل گئی۔ سامنے ایک سرنگ تھی۔ سرنگ میں روشنی ہو رہی تھی۔ یہ روشنی اس کی چھت سے لگے شمع دانوں کی تھی۔ ان آدمیوں نے عنبر کو ایک سٹریچر پر ڈالا اور سرنگ میں سے گزر کر ایک گول کمرے میں لاکر ڈال دیا۔ ماریا بھی ساتھ تھی۔ ایک آدمی نے کہا

اسے تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گی۔ مگر ہم اسے کل آکر لے جائیں گے۔ چلو دوسرے جزیرے پر چلتے ہیں۔ ہوسکتا ہے جہاز کے بچے کھچے آدمی اس جزیرے پر پناہ لئے ہوئے ہوں۔

تینوں آدمی کمرے سے باہر نکل گئے۔ انہوں نے لوہے کے دروازے پر تالا لگا دیا تھا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو ماریا نے عنبر سے کہا

کیا تم ہوش میں ہو عنبر؟

عنبر نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا

یہ سمندر کے نیچے کونسی جگہ ہے ماریا؟ یہ لوگ کون ہیں جو اب دوسرے مسافروں کی تلاش میں گئے ہیں۔

ماریا بولی۔

میری سمجھ میں ابھی تک کچھ نہیں آیا۔ لیکن ایک بات ثابت ہوجاتی ہے کہ یہ لوگ جو زبان بول رہے ہیں وہ آج دنیا کے کسی ملک میں نہیں بولی جاتی۔ دوسری یہ کہ انہیں انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کسی دوسرے جزیرے پر گئے ہیں۔ انہیں جہاز کے غرق ہونے کی خبر ہوگئی ہوگی۔

عنبر نے کہا۔

مگر یہ کون لوگ ہیں۔ سمندر کے نیچے یہ کس مقصد کے لئے رہ رہے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ ہم سمندر میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں فٹ کی گہرائی میں آگئے ہیں اور ہمیں پانی کا ذرا سا بھی دباؤ محسوس نہیں ہو رہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بولی۔

یہ لوگ انجنیئرنگ میں بہت ترقی یافتہ لگتے ہیں۔ تم اسی جگہ بیٹھے رہو۔ میں سرنگ میں آگے جاکر دیکھتی ہوں کہ آگے کیا ہے اور یہ جگہ کونسی ہے۔

عنبر کہنے لگا

خبردار رہنا۔ کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا۔

ماریا بولی۔

تم فکر نہ کرو۔ کیونکہ یہ لوگ مجھے جادوگر نہیں لگتے۔ ویسے یہ پُراسرار لوگ ضرور ہیں۔ میں ابھی واپس آتی ہوں۔

یہ کہہ کر ماریا لوہے کے بند دروازے میں سے نکل گئی۔ دوسری جانب وہی سرنگ تھی۔ جس کی چھت میں چھوٹے چھوٹے فانوس روشن تھے۔ ماریا سرنگ کی فضا میں تیرتی ہوئی آگے جارہی تھی۔ آگے جاکر سرنگ ایک بہت بڑے اونچی چھت والے فولادی ہال کمرے میں ختم ہوگئی۔ اس ہال کمرے کے اونچے اونچے ستون فولاد کے بنے ہوئے تھے۔ یہاں بھی چھت کے فانوس دمک رہے تھے جو روشن تھے۔ وہاں آدمی کوئی

نہیں تھا۔ ہال کمرے میں سامنے ایک گول دروازہ تھا۔ ماریا اس دروازے سے گزر کر دوسری طرف آئی تو دیکھا کہ وہ پھر ایک سرنگ میں آگئی ہے جس کی دونوں جانب گول دروازوں والے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ دروازے بند تھے اور ان پر لوہے کے تالے پڑے تھے۔ سرنگ آگے جاکر ختم ہو جاتی تھی۔ سرنگ کے درمیان میں ایک گول سیڑھی اوپر سرنگ کی چھت کو جاتی تھی۔ چھت میں ایک ڈھکنا بنا ہوا تھا جو بند تھا۔

ماریا اوپر جانے ہی لگی تھی کہ اسے فرش پر بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ سرنگ کی دوسری جانب سے چار ویسے ہی مچھلی کے لباس والے آدمی ہاتھوں میں سٹریچر لئے چلے آرہے تھے۔

یہ آدمی ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے گئی کیا دیکھتی ہے کہ اندر فرش پر نو دس برس کا ایک لڑکا بے ہوش پڑا ہے۔ پراسرار مچھلی کے لباس والے آدمیوں نے اسے اٹھا کر سٹریچر پر ڈالا اور باہر نکل گئے۔

ماریا اس معمے کو حل کرنا چاہتی تھی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور یہ کون لوگ ہیں اور اس بچے کو کہاں لئے جا رہے ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا ان کے اوپر پرواز کرنے لگی۔ سرنگ سے باہر نکل کر یہ لوگ ایک دوسرے ہال کمرے میں داخل ہو گئے۔ اس سے گزرنے کے بعد ایک اور گول کمرہ آ گیا۔ اس کمرے میں ماریا نے ایک عجیب مخلوق کو دیکھا۔ یہ مگرمچھ کی طرح کی مخلوق تھی جن کے سر تو مگرمچھ کے تھے مگر ٹانگیں اور بازو اور باقی جسم انسانوں کا تھا۔ ان کے سارے جسم پر لمبے لمبے بال تھے۔ ایک چبوترے پر بڑی سی فولادی کرسی پر ایک بڑا مگرمچھ انسان بیٹھا تھا۔ اس کے آگے فولاد کی میز رکھی تھی۔ نیچے دونوں جانب مگرمچھ انسانوں کی دو قطاریں تھیں۔ مچھلی کے لباس والے آدمیوں نے بڑے مگرمچھ انسان کے سامنے سٹریچر رکھ دیا اور ان میں سے ایک نے سر جھکا کر کہا

عظیم مگرمچھ دیوتا! آپ کے ناشتے کے لئے چھوٹا لڑکا حاضر ہے۔

باقی مگرمچھ انسانوں نے اونچی آواز میں نعرے لگائے۔ مگرمچھ دیوتا نے ہاتھ اٹھا کر کہا

کچھ دنوں سے ہمیں کھانے کو کم آدمی مل رہے ہیں اگر تم لوگوں نے زیادہ آدمیوں کا انتظام نہ کیا تو ہم تم سب کو ہڑپ کر جائیں گے۔

مچھلی کے لباس والا آدمی ہاتھ باندھ کر بولا۔

عظیم مگرمچھ دیوتا! ڈوبے ہوئے جہاز کے جتنے مسافر سمندر میں غرق ہوئے تھے۔ وہ سب ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ یہ آخری لڑکا رہ گیا تھا جو ہم آپ کو پیش کر رہے ہیں۔

دوسرا مچھلی کے لباس والا آدمی جھک کر بولا۔

عظیم دیوتا۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آج ہی اوپر کی دنیا میں جا کر آپ کے لئے تازہ انسان شکار کر کے لائیں گے۔ ویسے ہم ایک آدمی کو شکار کر کے لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مگرمچھ انسان نے غراتے ہوئے کہا

اسے ہم تھوڑی دیر بعد کھائیں گے اس لڑکے کو ہماری میز پہ لٹا دو۔ ہم ابھی اسے ہڑپ کریں گے۔

مچھلی کے لباس والے آدمیوں نے بے ہوش لڑکے کو سٹریچر پر سے اٹھایا اور مگرمچھ انسان کے سامنے میز پر لیٹا دیا۔ ماریا یہ سب کچھ حیرت کے عالم میں دیکھ رہی تھی۔ مگرمچھ انسان کے دانت لمبے لمبے تھے۔ اس کے ہاتھوں کے ناخن بھی چھریوں کی طرح بڑھے ہوئے تھے۔ وہ بے ہوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکے کے پیٹ کو ایسے چھریوں ایسے ناخن سے پھاڑنے ہی والا تھا کہ ماریا لپک کر وہاں گئی اور اس نے لڑکے کو میز پر سے اٹھا لیا مگرمچھ دیوتا غصّے سے بوکھلا گیا اس نے کرسی سے اٹھ کر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر مارے اور چلایا۔

یہ کہاں غائب ہو گیا؟ کیا یہ کوئی جادوگر تھا

تم کس کو لے آئے تھے۔ اب میں تم میں سے ایک کو کھاؤں گا۔

مچھلی کے لباس والے تھر تھر کانپنے لگے۔ باقی کے مگرمچھ بھی کھا جانے والی نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے مچھلی کے لباس والے ہاتھ باندھ کر کچھ کہتے ہی والے تھے کہ مگرمچھ دیوتا اور دوسرے مگرمچھ ان پر ٹوٹ پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان تینوں کو چیر پھاڑ کر ہضم کر گئے۔ ماریا نے بے ہوش لڑکے کو کاندھے پر اٹھا رکھا تھا۔ وہ اسے اٹھائے ہوئے وہاں سے اڑی اور سیدھی عنبر کے پاس آگئی۔ اس نے لڑکے کو فرش پر لٹایا تو وہ ظاہر ہو گیا۔ عنبر نے لڑکے کو دیکھا تو بولا۔

ماریا یہ... یہ لڑکا کون ہے؟

ماریا نے عنبر کو سارا خونی قصہ بیان کر دیا۔ عنبر بولا۔

وہ لوگ تو یہاں بھی آکر اس لڑکے کو لے جائیں گے تم ایسا کرو کہ اسے کسی طرح اوپر جزیرے میں لے جا کر کہیں چھپا دو۔ اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ یہ مگرمچھ مخلوق کون ہے اور یہ معمہ کیا ہے

ماریا نے کہا

ٹھیک ہے۔ میں اسے اوپر چھوڑ کر آتی ہوں۔

عنبر بولا۔

لیکن یہ تو بے ہوش ہے۔ اوپر جزیرے پر اسے کسی ایسی جگہ چھپانا جہاں سے ہم اسے واپس بھی لے جا سکیں۔

ماریا بولی۔

تم فکر نہ کرو۔ میں ابھی واپس آتی ہوں۔

ماریا نے لڑکے کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر لٹکایا اور اس خطرناک پُراسرار دنیا سے نکل کر فولادی گولے میں آگئی۔ اسے فولادی گولے میں اوپر جانے کی ضرورت نہیں تھا۔ بے ہوش لڑکے کے ساتھ ہی وہ فولادی گولے کی دیوار سے اوپر نکل گئی اور اب وہ سمندر میں تھی۔ اسے معلوم تھا کہ بے ہوش لڑکا زیادہ دیر پانی میں نہیں رہ سکے گا وہ تو پانی میں ڈوبنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے مرجائے گا۔ ماریا نے ایک اڑان بھری اور تیر کی طرح سمندر کے پانی میں سے اوپر کی طرف بڑھی۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سانپ آدمی کی تلاش

ماریا کو سمندر میں اوپر کو آتے دو سیکنڈ لگے۔ جب وہ سمندر سے باہر نکل کر جزیرے پر آئی تو چاند اسی طرح جزیرے پر چمک رہا تھا۔ اس کی چاندنی جزیرے پر چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ لڑکے کو اب ہوش آنے لگا تھا۔ ماریا نے سارے جزیرے کا چکر لگایا۔ وہ کوئی موزوں جگہ ڈھونڈھ رہی تھی۔ آخر اسے جزیرے کی دوسری طرف مونگے کی چٹان میں ایک چھوٹا سا غار مل گیا۔ ماریا نے لڑکے کو غار میں لٹا دیا۔ باہر چاندنی کھلی تھی جس کی دھیمی روشنی غار میں آ رہی تھی۔ لڑکے کو ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ جب اسے غار میں کوئی بھی دکھائی نہ دیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لڑکا بہادر تھا۔ اس کا لباس میکسیکو کے لڑکوں ایسا تھا۔ اس نے میکسیکی زبان میں اپنے آپ سے کہا

میں کہاں آ گیا ہوں ؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کا اس سے بات کرنا ضروری تھا۔ اس نے آہستہ سے کہا

میرے بچے! ڈرنا مت۔ میں تمہاری محافظ روح ہوں۔ اور تمہیں سمندر کی خونی مخلوق سے بچا کر یہاں لے آئی ہوں۔

لڑکا ایک عورت کی غیبی آواز سن کر پریشان ہوگیا۔ ماریا نے جلدی سے کہا

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بیٹے میں تمہاری حفاظت کے لئے یہاں بھیجی گئی ہوں۔ مجھے بتاؤ تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ تمہارے ماں باپ کہاں ہیں؟

لڑکے نے کچھ کچھ ڈری ہوئی آواز میں ماریا کو بتایا کہ جو جہاز سمندر میں غرق ہوگیا تھا۔ اس میں سفر کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ بہت سے مسافر بھی سمندر میں ڈوبے تھے۔ وہ پانی میں نیچے ہی نیچے اترتا جا رہا تھا کہ اچانک ایک بہت بڑے جال نے ان سب کو جکڑ لیا اور پھر ان کو کھینچ کر ایک وسیع گول کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

مجھے جب ہوش آیا تو میں ایک کمرے میں پڑا تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ باقی مسافروں کے ساتھ کیا

گزری؟ میں نے رونا شروع کر دیا۔ پھر دو آدمی آئے جنہوں نے مچھلی کی طرح کا لباس پہن رکھا تھا۔ ان میں سے ایک نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا تو مجھے بجلی کا جھٹکا لگا اور میں بے ہوش ہوگیا۔ اس کے بعد اب ہوش آیا ہے۔ میرے ماں باپ میکسیکو میں رہتے ہیں۔ محافظ روح! خدا کے لئے مجھے میرے گھر پہنچا دو۔

ماریا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

ابھی مجھے سمندر میں نیچے جا کر دوسرے مسافروں کو وہاں سے نکالنا ہے تم آج کی رات اسی غار میں چھپے رہو۔ میں کل صبح آ کر تمہیں یہاں سے تمہارے ماں باپ کے پاس لے جاؤں گی۔

لڑکا سمجھدار اور ہوشیار تھا۔ اس میں حوصلہ بھی تھا۔ اس نے ماریا سے صرف اتنا کہا

محافظ روح! کل ضرور آ جانا۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔

ماریا نے اسے مزید تسلی دی اور وہاں سے پرواز کر کے سمندر میں اتر کر واپس عنبر کے کمرے میں آ گئی۔ کمرے میں آ کر اس نے دیکھا کر عنبر غائب تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مچھلی کے لباس والے اب اسے اٹھا کر مگرمچھ دیوتا کے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے لے گئے ہوں گے۔

ماریا تیزی سے کمرے سے نکلی اور سیدھی اس کشادہ ہال کمرے میں آگئی جہاں مگرمچھ دیوتا کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کے سامنے میز پر اب عنبر کو لٹایا ہوا تھا۔ عنبر اس وقت بھی جان بوجھ کر بے ہوش بنا ہوا تھا۔ دو نئے مچھلی کے لباس والے آدمی ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ دونوں قطاروں میں دوسرے مگرمچھ انسان بھی خاموش کھڑے عنبر کو تک رہے تھے۔

ماریا عنبر کے سرہانے کی جانب آگئی۔

مگرمچھ انسان نے اپنے چھریوں کی طرح تیز ناخن بلند کیے اور عنبر کے پیٹ پر اس خیال سے مارے کہ وہ اس کا پیٹ پھاڑ دے گا مگر ایسا نہ ہو سکا۔ عنبر کا پیٹ تو چٹان سے بھی زیادہ سخت تھا۔ مگرمچھ دیوتا کے ناخن ٹوٹ کر گر پڑے۔ اس کے حلق سے چیخ کی آواز نکل گئی۔ وہ ایک دم سے اچھل پڑا اور چلایا۔

یہ کوئی جادوگر ہے۔

اس کے ساتھ ہی عنبر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مگرمچھ دیوتا

کو اتنی زور سے ٹکر ماری کہ وہ سامنے دیوار سے ٹکرایا۔ ایک دھماکہ سا ہوا اور مگرمچھ دیوتا فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ دوسرے مگرمچھ انسان پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ اب ماریا نے مگرمچھ دیوتا کو اٹھا کر زور سے گھمایا اور پوری طاقت سے دیوار پر دے مارا۔ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ باقی مگرمچھ انسان ڈر کر بھاگے۔ عنبر نے ان میں سے تین کو پکڑ کر ہلاک کر دیا۔ باقی تہہ خانوں میں اتر گئے۔ مچھلی کے لباس والے دونوں انسان کھڑے تھر تھر کانپ رہے تھے۔ عنبر نے ان کے قریب آکر پوچھا

تم لوگ کون ہو اور اس مکروہ مگرمچھ کو کب سے بے گناہ انسانوں کا گوشت کھلا رہے تھے؟

مچھلی کے لباس والے انسان عنبر کے قدموں پر گر پڑے۔ ان میں سے ایک نے ہاتھ باندھ کر کہا

عظیم طاقت والے دیوتا! ہم لوگ ملک اطلان کی اس نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے ملک کے ساتھ ہی زمین میں غرق ہو گئی تھی۔ لاکھوں لوگ ایک دم سے سمندر میں غرق ہو گئے تھے۔ اس سمندر میں مگرمچھ رہتے تھے۔ انہوں نے ان لوگوں کی لاشوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو کھانا شروع کر دیا۔ ہمارے آباؤ اجداد کے لوگ
اتفاق سے سمندر کے نیچے ایک ایسے غار میں
جا پہنچ گئے جہاں ہوا کے دباؤ کی وجہ سے پانی اندر
نہیں آتا تھا۔ انہوں نے وہاں رہنا شروع کر دیا۔
ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ وہ تعداد میں
کوئی بیس آدمی تھے۔ انہوں نے بھی مردہ لاشوں کو
کھانا شروع کر دیا۔ یوں ان کی نسل شروع ہو گئی۔
دوسری طرف مگرمچھ لاکھوں انسانوں کو ہڑپ کرنے
کے بعد انسانوں کے خون کے پیاسے ہو گئے۔
انہوں نے ہمارے بزرگوں کی طرف رخ کیا تو
ہمارے آباؤ اجداد نے اسی میں خیریت سمجھی کہ
وہ سمندر سے نکل کر اوپر جاتے اور انسانوں
کو پکڑ کر نیچے لے آتے۔ چونکہ ان کی خوراک بھی
انسان ہی تھے۔ اس لئے وہ اوپر زمین پر جا کر
زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں لوگ انہیں
ہلاک کر ڈالتے۔ ہزاروں سال سے ہماری نسل کے
لوگ سمندر میں اسی جگہ رہ رہے تھے۔ مگرمچھوں کی
گیارھویں نسل میں لاکھوں انسانوں کو کھانے کے بعد
یہ تبدیلی آ گئی کہ ان کے جسم انسانوں جیسے ہو گئے۔

مگر یہ مگرمچھ کے ہی رہے۔ اب وہ انسانوں کو
کھاتے تھے اور ان کی ہڈیاں ہمیں دے دیتے
تھے۔ ہمارا کئی نسلوں سے انسانی ہڈیوں پر ہی
گزارہ ہو رہا ہے۔ ہم نے یہاں فولاد کے کمرے
بنا لئے تھے۔ کیونکہ اطلان شہر سے ہمیں انجنیئرنگ کا
بہت سا سامان بھی مل گیا تھا۔ ہماری عورتیں ایک
غار میں رہتی ہیں وہ بھی مگرمچھوں کی چھوڑی ہوئی
انسانی ہڈیوں پر ہی گزر اوقات کرتی ہیں۔ پچھلے
دنوں سمندر میں ایک جہاز ڈوب گیا۔ ہم اس کے
ڈوبے ہوئے مسافروں کی لاشیں اٹھا کر مگرمچھوں کو
کھلاتے رہے۔ وہ لاشیں ختم ہو گئیں تو ہم نئے
شکار کی تلاش میں اوپر جزیرے پر گئے تو ہمیں تم
سوئے ہوئے مل گئے۔ آگے جو کچھ ہوا تم اسے جانتے ہو
یہ لوگ ابھی تک ماریا کی موجودگی سے بے خبر تھے۔ عنبر
بڑے غور سے ان کی گھناونی داستان سن رہا تھا۔ اس
نے کہا

میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ اپنی عورتوں کو لے
کر اوپر زمین پر شریف انسانوں کی طرح زندگی
بسر کرو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مچھلی کے لباس والا بولا۔

عظیم طاقت والے دیوتا! ہم خواہش کے باوجود اب ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم ہزاروں سالوں سے انسانی ہڈیوں کو کھاتے آئے ہیں۔ زمین پر ہم نے یہ کام شروع کیا تو لوگ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

عنبر نے پوچھا۔

کیا یہاں اور قیدی انسان بھی موجود ہیں؟

عنبر کا خیال ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کی طرف چلا گیا تھا۔ مچھلی کے لباس والا بولا۔

نہیں عظیم طاقت والے دیوتا! صرف تم اور ایک لڑکا ہی یہاں تھا۔ لڑکا غائب ہو گیا ہے اور تم نے مگرمچھ دیوتا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔

باقی مگرمچھ انسان کہاں بھاگ گئے ہیں؟ عنبر نے پوچھا۔ میں انہیں بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتا۔

مچھلی کے لباس والا بولا۔

وہ خفیہ تہہ خانے میں جا کر چھپ گئے ہوں گے اگر ان کو ہلاک نہ کیا گیا تو وہ ہمیں

اور ہماری عورتوں اور بچوں کو ہڑپ کر جائیں گے۔

ہماری مدد کرو اور انہیں بھی ختم کر ڈالو۔

عنبر نے کہا

چلو مجھے تہہ خانے کا راستہ دکھاؤ۔

مچھلی کے لباس والے عنبر کو لے کر نیچے چلے گئے۔ ماریا ساتھ ساتھ تھی۔ ایک تاریک مرطوب زینہ نیچے اترتا تھا۔ زمین کے کافی نیچے جانے پر عنبر کو مگرمچھوں کی پھنکاریں سنائی دیں۔ مچھلی کے لباس والے وہیں رک گئے۔ ایک نے کہا۔

ہمیں آگے جاتے ہوئے ڈر لگ رہا ہے۔

عنبر نے کہا۔ تم اسی جگہ ٹھہرو۔

عنبر نے ماریا کو ساتھ لیا اور وہاں سے چند قدم کے فاصلے پر تہہ خانے کے دروازے کے پاس آ گیا جس کا دروازہ بند تھا اور اندر سے مگرمچھوں کی غصیلی پھنکاروں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ماریا نے عنبر سے کہا

میں اندر جا کر انہیں ٹھکانے لگاتی ہوں۔

اور ماریا تیزی سے تہہ خانے میں داخل ہو گئی۔ عنبر باہر ہی کھڑا رہا۔ اس کے بعد تہہ خانے کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے مگرمچھوں کی چیخیں اور خوفناک پھنکاریں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہاں موت ایسی خاموشی چھا گئی۔ یہ واقعی موت کی خاموشی تھی۔ کیونکہ ماریا نے باقی بچے ہوئے تمام آدم خور مگرمچھوں کو ختم کر دیا تھا اور تہہ خانے میں ان کی گردنیں بکھری پڑی تھیں۔ ماریا نے باہر آ کر عنبر کو بتایا کہ اب یہاں کوئی آدم خور مگرمچھ زندہ نہیں ہے۔ عنبر مچھلی کے لباس والے آدمیوں کے پاس گیا تو وہ حیران ہوئے کہ عنبر نے باہر کھڑے کھڑے کیسے تہہ خانے کے تمام مگرمچھوں کا کام تمام کر دیا۔ مگر وہ چونکہ اسے بہت بڑی طاقت والا ایک عظیم دیوتا سمجھتے تھے اس لئے اس کے آگے سر جھکا دیئے۔ یہ لوگ عنبر کو اب اس جگہ لے گئے جہاں ان کی عورتیں اور بچے رہ رہے تھے۔ یہ لوگ غار کے اندر گھر بنا کر رہتے تھے اور وہاں انسانی ہڈیوں کے دو چار ڈھیر بھی پڑے تھے یہ ان لوگوں کی بچی ہوئی خوراک تھی۔ عنبر نے ان میں سے ایک بزرگ مچھلی کے لباس والے سے پوچھا کہ کیا وہاں کوئی اور بھی مگرمچھ زندہ ہے؟ اس نے

بتایا کہ اب کی دنیا میں دوسرا کوئی مگرمچھ نہیں ہے۔

ماریا نے عنبر کو ایک طرف لے جا کر کہا

یہ لوگ بھی انسانوں کے دشمن ہیں۔ اگر یہ زندہ رہے تو اپنے شکار کی تلاش میں دوسرے تیسرے روز سمندر کے باہر جائیں گے اور دور دور کے آباد جزیروں سے انسانوں کو پکڑ کر لے آیا کریں گے۔

عنبر نے کہا

میں انہیں اور ان کے بچوں کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ یہ کام تم بھی نہیں کر سکتی ہو۔ ہمیں انہیں ان کے حالات پر چھوڑ دینا چاہیے۔ ہاں ان سے ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

عنبر نے ان لوگوں سے کیٹی ناگ اور تھیوسانگ کا ذکر کیا تو وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے:

ان کے بزرگ نے کہا

اس شکل کے انسان ہم نے نہیں دیکھے۔ لیکن اگر وہ جہاز کے ساتھ ڈوب کر مگرمچھوں کا نوالہ بن گئے ہوں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے طالشی کے بارے میں بھی اس کا حلیہ
بتا کر دریافت کیا مگر اس کے بارے میں بھی اسے
تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ عنبر اور ماریا غاروں
والی آبادی سے باہر بڑے ہال کمرے میں آگئے۔
اب ماریا نے عنبر کو اس لڑکے کے بارے میں بتایا
جسے وہ جزیرے میں چھپا آئی تھی۔ عنبر نے کہا
اب وہ خطرے سے باہر ہے مگر مچھ آدم خوروں
کی نسل تباہ کر دی گئی ہے۔ ویسے طالشی کا بھی
ہمیں یہاں سے کوئی سراغ نہیں ملا۔ میرا خیال
ہے کہ اب ہمیں اوپر چلے جانا چاہیئے۔
مچھلی کے لباس والے ان سے دور فرش پر ادب سے
سر جھکائے بیٹھے تھے۔ اچانک زمین ہلنے لگی۔ مچھلی
کے لباس والے چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔
ملوخ پھٹنے والا ہے۔ ملوخ پھٹنے والا ہے۔
وہ چلاتے ہوئے اپنے بال بچوں کی طرف بھاگ
اٹھے۔ زمین بری طرح ہل رہی تھی۔ ہال کمرے کے
دو ستون گھڑ گھڑ کی آواز کے ساتھ دھڑام سے گر پڑے
اور ٹوٹ پھوٹ گئے۔ ماریا نے کہا
کوئی آتش فشاں سمندر کے نیچے پھٹنے والا

ہے۔ ہمیں اوپر چل کر لڑکے کو بچانا ہوگا۔
کیونکہ یہ زلزلہ جزیرے پر بھی آ رہا ہوگا۔
ماریا نے عنبر کو کاندھے سے پکڑا اور جتنی تیزی سے
اوپر کو اٹھ سکتی تھی اوپر کو اٹھی اور ہال کمرے کی
چھت میں سے نکل کر سمندر کے پانی میں آگئی۔
یہاں سے وہ تیر کی طرح بالکل سیدھی اوپر کو اٹھتی
چلی گئی اور چند ہی لمحوں کے بعد وہ سمندر کے اوپر
تھے۔ عنبر تیزی سے تیرتا ہوا جزیرے پر آگیا۔ ماریا
نے اسے ساتھ لیا اور چٹان والے غار میں آگئی۔ جزیرہ
بھی بھونچال کی زد میں تھا اور زمین ہل رہی تھی۔ میکسیکن
لڑکا غار سے باہر نکل کر زمین پر اوندھے منہ پڑا تھا۔
زلزلے میں انسان کو ایسا ہی کرنا چاہیئے کہ جتنی جلدی
ہو سکے۔ چار دیواری سے نکل کر کھلی جگہ پر زمین پر
اوندھا لیٹ جائے۔ یہ لڑکا واقعی بڑا سمجھدار تھا۔ عنبر
کو دیکھ کر دور ہی سے بولا
زلزلہ آ رہا ہے۔ تم بھی لیٹ جاؤ۔
ماریا نے عنبر سے کہا
میں نہ کہتی تھی کہ یہ لڑکا بڑا ہوشیار ہے۔
مگر زلزلے کی شدت بڑھنے لگی۔ ایک دو جھٹکے بڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زور سے آئے اور پھر جیسے سمندر کے نیچے ہزاروں
توپیں ایک ساتھ چل پڑیں۔ ایسا دھماکہ ہوا کہ
سمندر کا پانی ایک جگہ سے ہزاروں فٹ اوپر کو اچھلا
اور وہاں سے لاوے کا طوفان باہر کو اُبل پڑا۔ سمندر
کے نیچے چھپا ہوا آتش فشاں پھٹ گیا تھا۔ عنبر نے
لپک کر لڑکے کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ ماریا نے
چلا کر لڑکے سے کہا

گھبرانا مت۔ میں تمہارے پاس ہی ہوں۔ یہ
بھی میرا بھائی اور تمہارا محافظ ہے

جزیرے کو جھٹکے لگ رہے تھے۔ سمندر میں آگ
لگی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ سے دہکتے ہوئے لاوے
کے فوارے اچھل رہے تھے۔ آخر تھوڑی دیر بعد
سکون سا ہوگیا۔ بھونچال آنا بند ہوگیا۔ لاوے کے
فوارے بھی رُک گئے۔ مگر سمندر پر جیسے آگ
لگی ہوئی تھی۔ دہکتا ہوا لاوا سسکار رہا تھا۔
اس لاوے کے طوفان میں ماریا اور عنبر نے مچھلی
کے لباس والوں کی بے شمار لاشیں دیکھیں کہ وہ
جھلس چکی تھیں اور لاوے کے سمندر میں تیر
رہی تھیں۔ ماریا نے کہا

شکر ہے خدا کا کہ یہ انسان دشمن نسل بھی
قدرت کے طوفان میں تباہ ہوگئی۔ ان کا زندہ
رہنا انسانوں کے لئے بے حد خطرناک تھا۔
دن گزر گیا۔ لڑکے کو بھوک لگ رہی تھی۔ اس
پانی بھی نہیں پیا تھا۔ ماریا نے اسے عنبر کے
ے کیا اور خود فضا میں پرواز کرتی وہاں سے ایک
میل دور ایک دوسرے جزیرے پر گئی۔ یہ
زیرہ ہرا بھرا تھا۔ وہاں سے وہ کتنے ہی ناریل توڑ
ے آئی۔ لڑکے نے بڑے شوق سے ناریل کھایا
ں کا ٹھنڈا پاکیزہ پانی پیا اور اس کی جان میں جان
ئی۔ دوسرے دن ماریا نے لڑکے کو کاندھے پر اٹھایا
بر نے سمندر میں چھلانگ لگائی اور وہ تیز رفتاری
ے میکسیکو کے ساحل کی طرف روانہ ہوگئے۔ شام ہونے
ے پہلے وہ لڑکے کو لے کر اس کے ماں باپ کے
گھر پہنچ گئے۔ لڑکے کے ماں باپ تو یہ سمجھے ہوئے
تھے کہ ان کا بیٹا بھی جہاز کے دوسرے مسافروں
کے ساتھ سمندر میں ڈوب گیا ہوگا۔ اسے زندہ دیکھا
تو خوشی سے ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ لڑکے نے
اپنے ماں باپ کو ماریا کے بارے میں کچھ نہ بتایا اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے یہی کہا کہ وہ ایک جزیرے پر پہنچنے میں کامیاب
ہو گیا تھا۔ جہاں سے عنبر چچا اسے لے کر یہاں
آ گئے ہیں۔ لڑکے کے ماں باپ نے عنبر کی بہت
آؤ بھگت کی۔ عنبر اور ماریا کو اس آؤ بھگت کی
ضرورت نہیں تھی مگر وہ ان لوگوں کا دل رکھنے کے
لئے وہاں ایک روز کے لئے ٹھہر گئے۔ رات کو ماریا
اور عنبر نے مشورہ کیا اور اسی نتیجے پر پہنچے کہ انہیں
واپس افریقہ جانا چاہئے۔ اسی جگہ طالستی ناگ اور کیپٹن
اور تھیوسانگ کے ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ افریقہ کو
سمندری جہاز تین دن کے بعد روانہ ہونا تھا۔ یہ
تین دن عنبر اور ماریا نے وہیں بسر کئے۔ اس دوران
انہوں نے شہر میں گھوم پھر کر اپنے دوستوں اور ساتھیوں
کا پتہ چلانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ چوتھے روز
وہ افریقہ روانہ ہو گئے۔

پندرہ دن کے سفر کے بعد عنبر اور ماریا افریقہ
کے ساحل سے جا لگے۔ وہ اسی علاقے میں آ گئے
جہاں انہیں امید تھی کہ ناگ، ٹی تھیوسانگ اور
طالستی کا کچھ سراغ مل سکتا تھا۔ یہ جگہ ایک دریا
کے کنارے گاؤں کی شکل میں تھی۔ گاؤں میں حبشی

یہاں لوگ رہتے تھے جن کا کام کھیتی باڑی کرنا
تھی۔ عنبر نے ان کے گاؤں میں ایک چھوٹا سا مکان
لے لیا تھا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔ یہاں
سے ماریا دن کے وقت نکل جاتی اور آس پاس
کے علاقوں کا چکر لگاتی کہ ساتھیوں کا کچھ نشان ملے۔
کبھی وہ مشرق کی طرف جاتی اور کبھی مغرب کی طرف۔
اتفاق سے ایک روز اس گاؤں کی ایک عورت
بیمار پڑ گئی اس کے خاوند نے ٹونا ٹوٹکا کیا مگر اسے
آرام نہ آیا۔ عنبر جڑی بوٹیوں کا ماہر تھا۔ اس نے
حبشی عورت کا علاج کرنا چاہا تو اس کے خاوند
نے کہا کہ وہ کسی غیر آدمی سے اپنی عورتوں کا علاج نہیں
کروا سکتے۔ حبشی عورت کو رات کو تیز بخار چڑھ جاتا
تھا اور وہ عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگتی تھی۔ اس
کے خاوند نے دریا پار والے گاؤں سے ایک حبشی سادھو
کو بلوایا جو جادو ٹونے سے علاج کرتا تھا۔ اس نے آتے
ہی حبشی عورت کے مکان کے اندر دائرہ کھینچا اور اس
میں انسانی ہڈیاں اور کھوپڑی پھینک کر رقص کرنا شروع کر
دیا۔ اس نے سر پہ پروں کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ رنگ
توے کی طرح کالا اور آنکھیں لال تھیں۔ گلے میں موٹے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موٹے منکوں کی مالائیں تھیں۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ عنبر اور ماریا یہ تماشہ دیکھنے وہاں آ گئے۔

لوگ دور دور بیٹھے تھے۔ درمیان میں دائرے کے اندر حبشی سادھو نے بیمار عورت کو چٹائی پر لٹا رکھا تھا۔ خود اس کے گرد ڈانس کرتے ہوئے اونچی آوازیں منتر پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک رہا تھا۔ حبشی عورت بے حد کمزور ہو گئی تھی۔ عنبر چپ چاپ بیٹھا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔ حبشی عورت کا خاوند پانی سے بھرا ہوا لوٹا تھامے پاس ہی اکڑوں بیٹھا تھا۔ حبشی سادھو نے رقص بند کر کے دونوں بازو بلند کئے اور چیخ مار کر بولا۔

بولا لا۔ بولا لا۔ بولا لا

خدا جانے اس کا مطلب کیا تھا وہاں سناٹا چھا گیا۔

حبشی سادھو نے ایک خنجر نکالا اور اس کی نوک بیمار حبشی عورت کے بازو میں ذرا سی چبھو دی۔ عورت کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ حبشی سادھو نے بازو پر منہ لگا کر بیمار حبشی عورت کا تھوڑا سا خون چوسا اور پھر اشارہ کیا۔ حبشی عورت کا خاوند جلدی سے پانی کا لوٹا لے کر آگے بڑھا۔ حبشی سادھو نے لوٹے میں سے پانی کا چلو بھرا اور عورت کے بازو پر ڈال

جہاں خون بہہ رہا تھا۔ حبشی سادھو نے چیخ کر کہا

اس پر جنگل کا آسیب تھا۔ یہ ایک چڑیل تھی۔ میں نے اسے بھگا دیا ہے۔ اب میرا نذرانہ لاؤ۔

حبشی عورت کے خاوند نے اس کے آگے تانبے کے دو سکے ایک پوٹلی چاولوں کی اور چار آلو رکھ دیئے اور ہاتھ باندھ کر بولا۔

بوانا میں غریب ہوں۔ میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اسے قبول کر لو۔

حبشی سادھو نے یہ معمولی سا نذرانہ دیکھا تو اسے پاؤں کی ٹھوکر سے اڑا دیا اور خنجر لہرا کر بولا۔

میں چڑیل کو واپس بلا کر پھر تمہاری عورت کے سر پر سوار کروا رہا ہوں۔ مجھے دو من چاول ایک بوری آلو اور چاندی کے سو سکے دو۔

وہ غریب یہ کہاں سے لاتا۔ وہ حبشی سادھو کے پاؤں پر گر پڑا اور رونے لگا۔ گاؤں کے لوگ ڈر کر بھاگ گئے کہ کہیں چڑیل ان سے نہ چمٹ جائے۔

وہاں صرف عنبر اور ماریا ہی رہ گئے۔ حبشی سادھو نے عورت کے خاوند یعنی غریب حبشی کسان کے سر پر زور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے لات ماری وہ دور جا گرا۔ اس کی بیمار عورت
رونے لگی۔ عنبر اور ماریا کو بڑا غصہ آیا۔ عنبر نے آہستہ
سے ماریا سے کہا

تم ابھی کچھ نہ کہنا۔ میں اس کی طبیعت
درست کرتا ہوں۔

عنبر نے حبشی سادھو کی زبان میں کہا

یہ غریب آدمی ہے۔ اس پر ظلم کیوں
کرتے ہو؟

حبشی سادھو نے لال لال غصے سے بھری ہوئی آنکھوں
سے عنبر کی طرف دیکھا اور چلایا۔

کون ہو تم گستاخ؟ میں تمہیں زندہ نہیں
چھوڑوں گا۔

عنبر بولا۔

تم نہ کسی کو مار سکتے ہو نہ زندہ کر سکتے ہو۔
یہ کام صرف اللہ تعالیٰ ہی کے بس میں ہے

حبشی سادھو خنجر لے کر عنبر کی طرف بڑھا۔ وہ وحشیانہ
قہقہے لگا رہا تھا اور بار بار چلا رہا تھا۔ میں تجھے
مزا چکھادوں گا۔ عنبر اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ بالکل نہ
ہلا۔ حبشی کسان اور اس کی بیمار بیوی کے رنگ اڑ

گئے۔ حبشی سادھو نے زور سے خنجر کا وار کیا اور خنجر
عنبر کے سینے میں گھونپنے کی کوشش کی۔ مگر عنبر پر
ظاہر ہے کوئی اثر نہ ہوا۔ خنجر عنبر کے سینے سے
لگ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ حبشی سادھو ہکا بکا ہو کر
تکنے لگا پھر چیخ مار کر بولا۔

تو نے اندر لوہے کی قمیض پہن رکھی ہے
میں تجھے چڑیل کے حوالے کرتا ہوں۔

اور اس نے جیب سے انسانی ہڈی نکال کر اس پر
زور زور سے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ عنبر نے
آہستہ سے کہا

ماریا۔ اب تیرا کام ہے

ماریا نے آگے بڑھ کر حبشی سادھو کے ہاتھ سے
ہڈی چھین لی۔ ہڈی کو اپنے ہاتھ سے اچانک غائب
ہوتے دیکھ کر حبشی سادھو کے تو ہاتھوں کے طوطے
اڑ گئے۔

چیخ مار کر بولا۔

تو مجھ سے بڑا جادوگر نہیں ہو سکتا۔ میں
تجھے بھی غائب کر سکتا ہوں۔

وہ بار بار منتر پڑھ کر عنبر پر پھونکیں مارنے لگا۔ عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی جگہ پر کھڑا ہنستا رہا۔ ماریا نے پیچھے سے حبشی سادھو کی گردن دونوں ہاتھوں میں پکڑی اور اسے دبانا شروع کر دیا۔ حبشی سادھو پر لرزہ طاری ہو گیا تھر تھر کانپنے لگا۔ پسینے آ گئے۔ آنکھیں باہر کو ابل پڑیں پر چلایا۔

مجھے معاف کر دو۔ تم مجھ سے بڑے جادوگر ہو۔

عنبر نے بلند آواز میں کہا

اسے چھوڑ دو۔

ماریا نے حبشی سادھو کو چھوڑ دیا۔ حبشی۔ بیمار عورت اور اس کا کسان خاوند یہ سب کچھ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ عنبر نے حبشی سادھو سے کہا

تمہاری جیب میں کیا ہے؟

حبشی سادھو عنبر سے بے حد ڈرا ہوا تھا۔ اس نے اپنی دونوں جیبیں الٹ دیں۔ اس میں سے چاندی کے پچاس سکے نکلے۔ عنبر نے کہا

یہ تم نے غریبوں کا خون چوس کر لئے ہیں۔ میں اسے غریبوں میں بانٹ دوں گا۔

اور عنبر نے چاندی کے سکے اٹھا کر ایک طرف رکھ دیئے۔

حبشی سادھو ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ عنبر نے کہا

یہاں سے دفع ہو جا۔

حبشی سادھو فوراً عنبر کے پاؤں پر گر پڑا اور گڑگڑایا۔

تم میرے گورو ہو۔ میرے استاد ہو۔ مجھے اپنا شاگرد بنا لو۔ مجھے اپنا علم سکھا دو۔ جو میرے پاس ہے وہ میں تمہارے قدموں پر نچھاور کر دوں گا

ماریا اور عنبر ہنسنے لگے اس نے کہا

اچھا تم باہر جا کر کسی درخت تلے بیٹھ جاؤ میں تھوڑی دیر میں تمہارے پاس آؤں گا۔

حبشی سادھو جھک جھک کر سلام کرتا باہر چلا گیا۔ بیمار عورت کے خاوند نے عنبر کے پاؤں پکڑ لئے۔ عنبر نے کہا

میں تمہاری بیوی کا علاج جڑی بوٹیوں سے کروں گا۔ جادو ٹونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جاؤ۔ اندر سے لہسن کی چار تریاں پانی میں بھگو کر لے آؤ۔

عنبر نے لہسن کو کوٹ کر پانی میں ملایا اور پھر اس کا ایک چمچ بیمار عورت کو کھلا دیا اور کہا

اسے اندر لے جا کر لٹا دو۔ شام کو میں اسے جڑی بوٹیوں کا عرق پلاؤں گا۔ خدا نے چاہا تو اس کو پھر بخار نہیں چڑھے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے بعد عنبر اور ماریا مکان کے دالان سے باہر نکلے تو ماریا نے مسکرا کر کہا

تمہارا شاگرد حبشی سادھو وہ دیکھو درخت کے نیچے آلتی پالتی مارے بیٹھا اپنا سر ہلا رہا ہے۔

عنبر بولا

دیکھیے یہ آدمی نیک نیت ہے۔ جب اس نے دیکھا کہ میرے پاس اس کے مقابلے میں علم زیادہ ہے تو فوراً جھک گیا اور مجھ سے علم حاصل کرنے کی خاطر شاگردی کی خواہش کی۔ آؤ اس سے باتیں کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس کونسا علم ہے۔

حبشی سادھو نے عنبر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہاتھ جوڑ کر سر کو جھکایا اور بولا۔

بوانا۔ تو بہت عظیم جادوگر ہے۔ تیرے قبضے میں جن اور چڑیل ہے۔ میرے قبضے میں کچھ نہیں ہے۔ مجھے بھی اپنا علم سکھا دے۔ میں ساری زندگی تیری خدمت کروں گا۔

عنبر خاموشی سے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا اور اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا حبشی سادھو بڑے ادب سے ایک

...ن ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ باندھ رکھے ...تھے۔ عنبر نے پوچھا

اچھا پہلے یہ بتا کہ تیرے پاس کونسا طلسم ہے؟

...بشی سادھو عاجزی سے بولا۔

بوانا! میرے پاس کوئی طلسم نہیں ہے۔ میں تمہارے آگے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میں تو جعلی کام دکھاتا ہوں۔ ڈرا دھمکا کر لوگوں سے پیسے اور چاول بٹورتا ہوں۔ مجھے معاف کر دینا۔ اب میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ تو مجھے اپنا شاگرد بنا لے۔

عنبر نے کہا۔

مگر تو نے کوئی علم کوئی طلسم تو ضرور سیکھا ہوگا۔ میں نے تو سنا ہے کہ افریقہ کے حبشی سادھو ہوا میں طلسم کے ذریعے اڑ سکتے ہیں۔

حبشی سادھو کہنے لگا۔

بوانا میرے پاس کوئی طلسم نہیں ہے۔ میں تو کورا بھانڈا ہوں۔

پھر کان کھجاتے ہوئے بولا

ہاں ایک حبشی سادھو میرا دوست ہے اس نے ایک بار مجھے کہا تھا کہ میں ایک ایسے آدمی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانتا ہوں جو جادو کے زور سے سانپ بن جاتا ہے
اگر تم کہو تو میں اس سے تمہیں ملا دیتا ہوں تم اس
سانپ والے آدمی کو اپنے قبضے میں کر لینا اور
مجھے اس کے بدلے اپنا شاگرد کر لینا

یہ بات سن کر ماریا اور عنبر دونوں کے کان کھڑے
ہو گئے۔ آدمی سے سانپ صرف ناگ ہی بن سکتا تھا۔
عنبر نے جلدی سے پوچھا

وہ تمہارا دوست کہاں ہے؟ مجھے اس
کے پاس لے چلو میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ پھر
میں تمہیں ضرور اپنا شاگرد بنا لوں گا۔

حبشی سادھو خوش ہو کر بولا۔

لوانا! وہ دریا پار ایک گاؤں میں رہتا
ہے۔ میرے ساتھ چلو۔

اس وقت عنبر اور ماریا دریا پار والے گاؤں کی طرف
روانہ ہو گئے۔

○

عنبر کہاں ہے؟

عنبر اور ماریا کو ناگ سے ملنے کا یقین تھا۔
جس سانپ آدمی کو وہ دریا پار ملنے حبشی سادھو کے
ساتھ جا رہے تھے وہ ناگ کے سوا اور کوئی نہیں ہو
سکتا تھا۔ دریا پار پہنچ کر جب عنبر اور ماریا کو ناگ
کی خوشبو نہ آئی تو وہ فکر مند ہو گئے۔ حبشی سادھو
ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس لیے ماریا عنبر
سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ حبشی سادھو نے دور
ایک جگہ درخت کے نیچے بنی ہوئی جھونپڑی کی
طرف اشارہ کر کے کہا

سانپ آدمی کا دوست اس جھونپڑی میں رہتا ہے

وہ ذرا آگے ہوا تو ماریا نے عنبر کے کان کے قریب
آ کر کہا

یہاں ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی۔ وہ اس
علاقے میں نہیں ہے۔

عنبر نے آہستہ سے کہا

ممکن ہے وہ کسی دوسرے علاقے میں ہو۔

یہ تو اس آدمی سے معلوم ہوگا۔

حبشی سادھو نے عنبر کو جھونپڑی کے باہر ایک جگہ بٹھا دیا اور خود اندر چلا گیا۔ باہر آیا تو ایک کالا بھجنگ دبلا پتلا حبشی اس کے ساتھ تھا جس کی آنکھیں سانپ کی طرح تھیں۔ ماریا نے کہا

مجھے تو یہ سانپ لگتا ہے

حبشی سادھو نے کہا

بوانا! یہ سانپ آدمی کا دوست ہے اور میرا پرانا ساتھی ہے۔ یہ تمہیں سانپ آدمی کا پتہ بتا دے گا مگر پہلے تمہیں مجھے اپنا شاگرد کرنا ہوگا

عنبر بولا۔

چلو میں تمہیں ابھی سے اپنا شاگرد کرتا ہوں

اب اس سے کہو کہ مجھے سانپ آدمی کے بارے میں بتائے کہ وہ کہاں مل سکے گا۔

حبشی سادھو نے اپنی زبان میں اپنے حبشی دوست کو ساری بات سمجھا دی۔ کالے بھجنگ حبشی نے سر کو دو تین بار ہلایا

اور حبشی سادھو سے سرگوشی میں باتیں کرنے لگا۔ جب انہوں نے باتیں ختم کیں تو حبشی سادھو نے عنبر سے کہا

بوانا! میرے ساتھی کے کہنے کے مطابق سانپ آدمی یہاں سے ایک دن کے سفر پر ایک خانقاہ میں رہتا ہے۔ وہ کسی سے نہیں ملتا۔ یہ تمہارا اپنا کام ہے کہ اس سے ملاقات کرو۔ تمہیں اس کا پتہ بتا دیا گیا ہے۔ اس کا نام گارش ہے۔

عنبر بولا۔

شکریہ! اب میں گارش سے ملاقات کرنے چلتا ہوں۔ تم گاؤں میں ہی رہنا۔ میں واپس آکر تمہیں وہ جادو سکھاؤں گا جو میرے پاس ہے۔ مگر پہلے سانپ آدمی سے ملاقات بہت ضروری ہے۔

حبشی سادھو نے ہاتھ باندھ کر التجا کی۔

بوانا! واپس ضرور آنا۔ مجھے تمہارا انتظار رہے گا۔ میں تم سے علم سیکھنا چاہتا ہوں۔

عنبر نے کہا

تم فکر نہ کرو۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔

حبشی سادھو حیرت سے بولا۔

بوانا! تم اتنا لمبا سفر پیدل کیسے طے کرو گے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم میرے استاد ہو، اسی جگہ ٹھہرو۔ میں تمہارے لیے گاؤں سے گھوڑا لاتا ہوں۔

حبشی سادھو گھوڑا لانے چل دیا۔ عنبر اور حبشی سادھو کا کالا بھجنگ دوست جب اکیلے رہ گئے تو عنبر نے سوال کیا

سانپ آدمی کی شکل کیسی ہے دوست؟

کالا بھجنگ بولا۔

جیسی سپیروں کی ہوتی ہے۔ کالا ہے۔ آنکھیں سرخ ہیں اور پلکیں نہیں جھپکتا۔ مگر وہ تم کو آسانی سے نہیں ملے گا۔

عنبر نے کہا

دوست! میں کوشش کروں گا کہ اس سے ملاقات کرسکوں۔ آگے میری قسمت ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے اسے سانپ بنتے یا سانپ سے انسان بنتے دیکھا ہے؟

کالے بھجنگ حبشی نے کچھ سوچ کر کہا

میں نے اسے انسان سے سانپ اور سانپ سے دوبارہ انسان بنتے دیکھا تو نہیں ہے مگر اس کے بارے میں سب لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ

سانپ بن جاتا ہے۔ خانقاہ کے بوڑھے نوکر کا کہنا ہے کہ ایک روز وہ کوٹھڑی سے سانپ بن کر باہر نکل گیا تھا۔ اس نے کوٹھڑی کھول کر دیکھی تو وہ غائب تھا۔

عنبر نے سوچا کہ ناگ نے وہاں رازداری رکھی ہوگی۔ اتنے میں حبشی سادھو گھوڑا لے کر آگیا۔ عنبر گھوڑے پر بیٹھا اور سانپ آدمی کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ ماریا نے عنبر سے ناگ کے بارے میں گفتگو شروع کر دی۔

میرا تو خیال ہے کہ یہ ناگ نہیں ہے کوئی دوسرا ہی آدمی ہے۔ سپیرا ہوگا۔ مشہور کر دیا ہوگا کہ میں سانپ بن سکتا ہوں۔ ایسے لوگ دکھاوے کے لیے اس قسم کی باتیں اکثر مشہور کر دیا کرتے ہیں۔

عنبر نے جواب دیا۔

تم بھی ٹھیک کہتی ہو۔ اب یہ تو سانپ آدمی سے مل کر ہی پتہ چلے گا کہ وہ ناگ ہے کہ نہیں۔

سارا دن وہ افریقہ کے ویران میدانوں میں سفر کرتے رہے۔ راستے میں سنگلاخ وادی بھی آئی۔ صحرا بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آیا۔ شام سے تھوڑی دیر پہلے انہیں دور ایک جگہ
چھتنار کے جنگلی درخت کے نیچے ایک نکوئی مینار والی
خانقاہ نظر آئی۔ عنبر نے کہا

یہی وہ خانقاہ ہے۔ جہاں سانپ آدمی رہتا
ہے ماریا۔

"ہاں"۔

ماریا نے خانقاہ پر نظریں جماتے ہوئے کہا

مگر عنبر ناگ کی خوشبو نہیں آرہی۔ یقیناً یہ آدمی
ناگ نہیں ہے۔

عنبر بولا۔

لیکن ممکن ہے کہ اس آدمی سے ہمیں ناگ
کا کوئی سراغ ہی مل جائے۔

ماریا نے کہا

تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں خانقاہ میں جاکر دیکھتی
ہوں کہ سانپ آدمی وہاں موجود بھی ہے کہ نہیں۔

ماریا فضا میں اڑتی ہوئی خانقاہ میں پہنچ گئی یہ ایک چھوٹی سی
خانقاہ تھی جس کو جنگلی کیلوں اور آم کے درختوں نے
گھیر رکھا تھا۔ ایک بوڑھا آدمی لمبا کرتہ پہنے خانقاہ کی
کوٹھڑی کے باہر ایک جگہ چبوترے پر بیٹھا گیان دھیان

میں مصروف تھا۔ ماریا نے قریب جاکر اسے غور
سے دیکھا۔ اس بوڑھے کی آنکھیں بند تھیں۔ ماریا کوٹھڑی
میں داخل ہوگئی۔ کوٹھڑی بالکل خالی پڑی تھی۔ سانپ
آدمی وہاں موجود نہیں تھا۔ ناگ کی خوشبو بھی کوٹھڑی سے
نہیں آرہی تھی۔ ماریا نا امید ہوکر باہر عنبر کے پاس
آگئی۔ عنبر نے کہا

بہرحال سانپ آدمی سے ہماری ملاقات بہت
ضروری ہے ہمیں اس کا انتظار کرنا ہوگا۔ یہ
بوڑھا جو باہر چپ چاپ بیٹھا ہے کون ہو
سکتا ہے؟

ماریا بولی۔

میرا خیال ہے خانقاہ کا بوڑھا نوکر ہوگا۔
اس کے بارے میں تمہارے حبشی شاگرد نے
کہا بھی تھا۔

عنبر اور ماریا خانقاہ سے کچھ فاصلے پر ایک جگہ
بیٹھ کر سانپ آدمی کا انتظار کرنے لگے۔ شام کا اندھیرا
پھیلنے لگا مگر سانپ آدمی نہ آیا۔ عنبر بولا۔

میں اس بوڑھے کے پاس جاکر معلومات
حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے بوڑھے آدمی کو جا کر سلام کیا۔ اس بوڑھے نے آنکھیں کھول کر عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر کو بوڑھے کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی مقناطیسی کشش محسوس ہوئی۔ اس نے بڑے انکسار کے ساتھ کہا

جناب! میں مسافر ہوں۔ راستے میں رات پڑ گئی ہے کیا اس خانقاہ میں رات بسر کرنے کی اجازت مل جائے گی؟

بوڑھے نے غور سے عنبر کی طرف دیکھا پھر بولا۔

تم مجھے مسافر نہیں لگتے۔ پھر بھی میں تمہیں یہاں رات بسر کرنے کی اجازت دے دوں گا۔ مگر اس کوٹھڑی میں تم نہیں ٹھہر سکتے۔ خانقاہ کے پیچھے ایک جھونپڑا ہے۔ تم وہاں رات بسر کر سکتے ہو۔

عنبر کو موقع مل گیا تھا۔ فوراً سوال کیا۔

جناب! اس کوٹھڑی میں کوئی خاص بات ہے کیا؟

بوڑھے نے کہا

یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔ تمہیں رات بسر کرنی ہے جھونپڑی میں رات بسر کر لینا۔ باقی غیر ضروری سوال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

عنبر جلدی سے بولا۔

معافی چاہتا ہوں جناب میں نے ویسے ہی سوال کر دیا تھا

بوڑھے نے کہا

یہاں بیٹھو میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔

بوڑھا اٹھ کر خانقاہ سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی ماریا بولی۔

اس بوڑھے کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک ہے عنبر تم نے محسوس کیا؟

عنبر بولا۔

ہاں مگر عبادت گزار لوگوں کی آنکھوں میں ایسی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ ویسے یہ بوڑھا کچھ غصیلی طبیعت کا ہے۔

ماریا نے کہا

ہمیں کیا۔ ہم تو سانپ آدمی کے لئے یہاں آئے ہیں۔ بات تو اس سے ہو گی۔

بوڑھا ایک چھوٹی سی ٹوکری تھامے واپس آگیا بولا۔

یہاں یہی کچھ ملتا ہے۔ اسے کھا کر بھوک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مٹانے کی کوشش کرو۔

ٹوکری میں چند انجیریں اور ایک ناریل رکھا ہوا تھا
عنبر نے بوڑھے کا شکریہ ادا کیا اور انجیریں کھانے
لگا۔ پھر اس نے ناریل توڑ کر اس کا پانی پیا اگرچہ
اسے اس کی ضرورت تو نہیں تھی مگر بوڑھے کی وجہ
سے اسے یہ دکھاوا کرنا پڑ رہا تھا۔ جب عنبر پھل کھا
چکا تو بوڑھے نے کہا

اب جھونپڑی میں جاکر آرام کرو۔

عنبر شب بخیر کہہ کر خانقاہ کے پیچھے والی جھونپڑی میں
آگیا۔ ماریا نے کہا

ایک بات تم نے نوٹ کی تھی؟

"وہ کیا؟"

عنبر نے جھونپڑی میں بچھی ہوئی دری پر بیٹھتے ہوئے پوچھا
ماریا نے کہا

بوڑھے نے کہا تھا۔ تم مسافر تو نہیں لگتے۔ مگر
بہرحال تم یہاں رات بسر کر سکتے ہو۔ اس کا کیا
مطلب تھا؟

عنبر مسکرا کر بولا

بھئی اس لئے کہ میں تھکا ہوا نہیں تھا اور

میرے کپڑوں پر سفر کی گرد بھی نہیں تھی۔

ماریا نے کہا

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ بوڑھا تمہیں
پہچان گیا ہے۔

عنبر نے ہنس کر کہا

یہ تمہارا وہم ہے۔ وہ بھلا مجھے کیسے پہچان
سکتا ہے۔ اور اگر اس نے پہچان بھی لیا ہے تو
پھر میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ہمیں تو سانپ آدمی سے
مل کر دو باتیں کرنی ہیں اور اپنے سفر پر روانہ ہو
جانا ہے۔

ماریا کہنے لگی۔

اگر سانپ آدمی کل بھی نہ آیا تو کیا کرو گے؟

عنبر نے کہا

یہی کروں گا کہ خانقاہ سے چلا جاؤں گا اور
کسی قریبی جگہ چھپ کر سانپ آدمی کی راہ دیکھوں
گا۔ اس کے سوا میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔

ماریا نے سانس بھر کر کہا

ہاں! ہمیں ہر حالت میں سانپ آدمی
سے ملنا ہوگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات بھر ماریا اور عنبر نے سانپ آدمی کا انتظار کیا
مگر وہ نہ آیا۔ ماریا بار بار کوٹھڑی میں گئی مگر دیکھ آتی تھی۔
آخر دن نکل آیا۔ عنبر کا خیال تھا کہ خانقاہ کا بوڑھا اسے
اب وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ چنانچہ
عنبر اس سے اجازت لینے اس کے پاس گیا تو بوڑھے
نے بڑی شفقت سے کہا

اگر تم ایک دن اور ٹھہرنا چاہو تو ٹھہر
سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

عنبر کو اور کیا چاہیئے تھا۔ اس نے بوڑھے کا شکریہ ادا
کیا۔ بوڑھے نے عنبر کو بکری کا دودھ اور شکر قندی کھلائی
اور کہا

تم جھونپڑی میں جا کر آرام کرو۔ میں تمہیں دوپہر
کا کھانا وہیں پہنچا دوں گا۔

عنبر واپس اپنے جھونپڑے میں آگیا۔ ماریا کہنے لگی۔

بوڑھا بڑا مہربان ہو رہا ہے۔ مجھے دال میں
کالا کالا نظر آتا ہے۔

عنبر ہنس کر بولا۔

تمہیں تو وہم ہوگیا ہے ماریا۔ اب میں
چاہتا ہوں کہ بجائے میرے پاس بیٹھ کر وقت ضائع

کرنے کے بہتر یہی ہے کہ تم آس پاس کے علاقے
میں نکل جاؤ اور یہ معلوم کرو کہ کہیں ناگ کیٹی اور
تھیوسانگ کی خوشبو تو نہیں آرہی۔ مجھے تو بہرحال
اس جھونپڑی میں بیٹھ کر سانپ آدمی کا انتظار کرنا ہی
پڑے گا۔

ماریا جانا نہیں چاہتی تھی مگر عنبر کے مجبور کرنے پر فضا
میں پرواز کر گئی۔ وہ بہت جلد اس علاقے سے نکل
کر افریقہ کے جنوبی علاقے کی طرف پرواز کرنے
لگی وہ عنبر سے کافی دور نکل گئی تھی۔ عنبر جھونپڑی میں
دری پر چپ چاپ لیٹا حالات پر غور کر رہا تھا۔

دوسری طرف خانقاہ کا بوڑھا خانقاہ سے نکل کر ایک پہاڑی پگ ڈنڈی
پر آکر بیٹھ گیا تھا جو جنگل میں سے نکل کر خانقاہ کی
طرف آتا تھا۔ اچانک اسے دور سے اپنا پرانا ساتھی
سانپ آدمی آتا دکھائی دیا۔ بوڑھا لپک کر اس کے پاس
گیا اور بولا۔

گارش! تمہیں مبارک ہو۔ ایک قیمتی شکار خانقاہ
کی جھونپڑی میں تیری راہ دیکھ رہا ہے۔

سانپ آدمی کا قد لمبا جسم پتلا اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی
تھیں۔ اس نے جھک کر پوچھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا تم سچ کہہ رہے ہو دادا؟

ہاں گارش! ایک آدمی جو مجھے کسی دوسری دنیا کا آدمی لگتا ہے۔ رات بسر کرنے کو خانقاہ میں آیا تھا۔ میں نے اسے دن بھر کے لئے روک لیا ہے۔

گارش چپ ہو کر دور خانقاہ کے درخت کو تکنے لگا۔ بوڑھے نے کہا

میرا خیال ہے کہ وہ ضرور تمہاری شہرت سن کر آیا ہے اور تم سے ہی ملنا چاہتا ہے مگر مجھ سے اصل حقیقت بیان نہیں کر سکا۔

گارش یعنی سانپ آدمی میں سانپ بننے کی قابلیت نہیں تھی۔ اس نے ایک خاص مقصد کے لئے اپنے بارے میں یہ بات مشہور کر رکھی تھی۔ وہ خاص مقصد کیا تھا۔ اس کا علم آپ کو ابھی تھوڑی دیر میں ہو جائے گا۔ گارش نے بوڑھے کے بازوؤں کو تھام لیا اور بولا

دادا! اگر وہ کسی دوسری دنیا کا آدمی ہے تو میں بڑا خوش قسمت ہوں۔ سایوں کے قبرستان کے لئے ایک ایسے آدمی کی سخت ضرورت تھی۔ چلو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

سانپ آدمی گارش اپنی کوٹھڑی میں آگیا اور بوڑھا انناس لے کر عنبر کی جھونپڑی میں آگیا۔ عنبر نے بوڑھے کو دیکھا تو اٹھ کر جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ بوڑھے نے اسے انناس دیتے ہوئے کہا

بیٹا! میں باغ میں گیا تھا۔ تمہارے لئے یہ انناس لایا ہوں۔ اصل میں خانقاہ کا نوجوان پجاری گارش بھی آگیا ہے۔ اس کے لئے بھی مجھے باغ سے کچھ پھل لانے تھے۔

بوڑھے نے جان بوجھ کر عنبر کو یہ خوش خبری سنائی تھی۔ عنبر کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے انناس لے لیا اور بولا۔

تمہارا شکریہ دادا! مگر کیا یہ نوجوان گارش تمہارا بیٹا ہے کیا؟

بوڑھا مسکرایا۔

بیٹا ہی سمجھو۔ مگر بڑا نیک آدمی ہے جو بھی خانقاہ میں آتا ہے اس کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ تمہارے لئے شربت لے کر آ رہا ہے۔ تم اس سے خود ہی مل لینا۔ تمہیں اس سے مل کر بڑی خوشی ہوگی۔ میں ذرا چشمے تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا رہا ہوں

عنبر یہی چاہتا تھا۔ وہ بے تابی سے سانپ آدمی کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اونچا لمبا دبلا پتلا چھوٹی آنکھوں والا گارش ہاتھ میں شربت کا پیالہ لئے عنبر کو اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ گارش نے غور سے عنبر کو دیکھا۔ واقعی اس کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک تھی۔ جو عام انسانوں کی آنکھوں میں اس نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ گارش نے عنبر کو شربت پیش کرتے ہوئے کہا

بھائی! مجھے اپنی خدمت کرنے کی اجازت دو۔ یہ شربت میں خاص طور پر تمہارے لئے لایا ہوں۔ اگر کسی چیز کی مزید ضرورت ہو تو مجھے بتا دو۔ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ خانقاہ پر آنے والوں کی خدمت کرنا میرا فرض ہے

عنبر نے پیالہ لے کر ایک طرف رکھ دیا اور گارش کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

دوست! تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ لیکن میں نے سنا تھا کہ تم میں اتنی خفیہ طاقت ہے کہ

انسان سے سانپ اور سانپ سے انسان بن جاتے ہو۔ کیا یہ ٹھیک ہے میرے بھائی؟

گارش بولا۔

بھائی! میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا ایک گورو تھا۔ استاد تھا یہ فن میں نے اس سے سیکھا ہے

عنبر بہت خوش ہوا۔ اگرچہ یہ شخص ناگ نہیں نکلا تھا مگر اس سے ناگ کے بارے میں پوچھا جا سکتا تھا۔ عنبر نے سوال کر ہی دیا۔

گارش بھائی! کیا تم نے کبھی اپنے علاوہ بھی کسی ایسے آدمی کے بارے میں کچھ سنا ہے جو آدمی سے سانپ بن جانے کی صلاحیت رکھتا ہو؟

گارش نے سر کھجاتے ہوئے سوچا کہ اس نوجوان کو ضرور کسی ایسے دوسرے آدمی کی تلاش ہے فوراً بولا۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔ مجھے اتنا یاد پڑتا ہے کہ میرے ایک شاگرد نے ایک ایسے نوجوان کے بارے میں بتایا تھا کہ جو سانپ سے آدمی بنا جاتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے بے تابی سے پوچھا

وہ آدمی مجھے کہاں مل سکتا ہے بھائی؟

گارش نے ادھر ادھر دیکھا اور بولا۔

بھائی اگر تم وعدہ کرو کہ بوڑھے بابا کو یہ بات نہیں بتاؤ گے تو میں تمہیں ابھی اس سانپ آدمی کی شکل دکھا سکتا ہوں۔

عنبر سمجھ گیا کہ اس آدمی کے پاس کوئی جادو ٹونا ہو گا جس کی مدد سے یہ ممکن ہے پانی میں ناگ کی شکل اسے دکھا دے۔ کیونکہ اس زمانے میں افریقی جادوگر اس طرح کا جادو ٹونا اکثر کر لیا کرتے تھے۔ عنبر نے کہا

میں وعدہ کرتا ہوں کہ بوڑھے بابا سے کچھ نہیں کہوں گا۔ تم مجھے اس سانپ آدمی کی شکل دکھا دو۔

گارش بولا۔

یہاں دھوپ میں آ کر کھڑے ہو جاؤ۔

عنبر دھوپ میں کھڑا ہو گیا۔ گارش نے جیب سے ایک چھوٹا سا گول شیشہ نکال کر عنبر کے ہاتھ میں تھما دیا اور بولا۔

اس پر نگاہیں جما دو۔ میں کچھ منتر پڑھوں گا۔ پھر جب میں منتر ختم کر دوں گا تو اسی شیشے

میں سانپ آدمی کی شکل ابھر آئے گی۔

عنبر نے خوشی خوشی شیشہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس میں تکنے لگا۔ ابھی تک اسے شیشے میں صرف اپنی ہی دھندلی سی شکل نظر آ رہی تھی۔ گارش دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور اس نے اونچی آواز میں منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ عنبر نے نظریں شیشے پر جما رکھی تھیں۔ اسے کچھ علم نہیں تھا کہ یہ شخص گارش کس قسم کے منتر پڑھ رہا ہے۔

گارش کی آنکھیں عنبر کے سائے پر جمی ہوئی تھیں جو دھوپ میں عنبر کی بائیں جانب زمین پر پڑ رہا تھا۔ عنبر کا یہی سایہ گارش کا خاص نشانہ تھا۔ عنبر کو کچھ خبر نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ ماریا بھی وہاں نہیں تھی۔ عنبر کو گارش کے منتر پڑھنے کی آواز برابر سنائی دے رہی تھی۔ چھوٹے سے گول شیشے میں ابھی تک اس کی اپنی دھندلی شکل ہی اسے نظر آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ابھی گارش کے منتر ختم ہوں گے اور شیشے میں ناگ کی شکل دکھائی دے گی۔

اب کیا ہوا کہ اچانک عنبر کا سایہ عنبر کے جسم سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک فٹ الگ ہوگیا۔ عنبر کو ابھی تک کچھ محسوس نہیں ہوا تھا۔ عنبر کا سایہ ایک فٹ الگ ہوا تو گارش نے منتروں کی رفتار تیز کر دی۔ عنبر کا سایہ سانپ کی طرح رینگتا ہوا گارش کے پاؤں کے پاس آکر لیٹ گیا۔ عنبر اب دھوپ میں بغیر اپنے سائے کے کھڑا تھا۔ گارش نے منتر پڑھتے پڑھتے پیچھے سے عنبر پر زور سے پھونک ماری۔ پھونک میں ایسا طلسم تھا کہ عنبر کے ہاتھ سے گول شیشہ نیچے گر پڑا۔ اور عنبر کو محسوس ہوا کہ وہ اپنی جگہ سے بالکل حرکت نہیں سکتا۔ گارش نے عنبر کا سایہ زمین پر سے اس طرح اٹھا لیا جس طرح آدمی مرا ہوا سانپ اٹھاتا ہے۔ سائے کو اپنے کاندھے پر ڈالا اور عنبر کو اسی حالت میں چھوڑ کر کوٹھڑی کی طرف بھاگا۔ بوڑھا بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ گارش نے کہا

دادا۔ سائے کو میں لے آیا ہوں۔ تم اس آدمی کے جسم کو قبر کے نیچے پہنچا دو۔

بوڑھا دوڑ کر عنبر کے پاس گیا جو بت بنا اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ وہ دیکھ سکتا تھا۔ سن سکتا تھا۔ مگر اپنی جگہ سے بالکل حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ بوڑھے

نے عنبر کو اپنے کاندھے پر ڈالا اور گھسیٹتا ہوا خانقاہ کے اندر اس جگہ لے آیا جہاں ایک قبر بنی ہوئی تھی اتنے میں گارش بھی کوٹھڑی سے باہر آگیا۔ دونوں نے مل کر عنبر کو قبر کے نیچے لحد میں مردے کی ہڈیوں کے ڈھانچے کے اوپر لٹا دیا اور قبر کا خفیہ دروازہ بند کر دیا عنبر سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ دھوکا ہوا ہے اور ان لوگوں نے کسی خاص مقصد کے لئے اس کو بے حس کر کے قبر میں ڈال دیا ہے۔ ابھی تک اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کا سایہ اس سے جدا ہو گیا ہے قبر میں گھپ اندھیرا تھا۔ اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ سائے کے الگ ہونے کے بعد عنبر کی خوشبو بھی اس کے جسم سے نکلنا بند ہو گئی تھی

ادھر گارش نے کوٹھڑی میں عنبر کے سائے کو ایک صندوق میں بند کر دیا تھا۔

یہ چھوٹا سا لکڑی کا بکس تھا۔ گارش نے بکس کاندھے پر رکھا اور بولا۔

دادا! میں گورکنوں کو ان کی امانت پہنچانے پرانے قبرستان میں جا رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کل رات کو واپس آؤں۔ تم قبر کی حفاظت کرنا۔ پرسوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آدھی رات کو گورکن آکر اس آدمی کے جسم کو بھی لے جائیں گے۔

یہ کہہ کر گارش بڑی تیزی سے ایک طرف روانہ ہو گیا۔ پرانا قبرستان وہاں سے دو کوس کے فاصلے پر ایک ویران جگہ پر تھا۔ یہاں بے شمار پرانی قبریں تھیں۔ گارش نے عنبر کے سائے والے بکس کو ایک سب سے بڑی اور پرانی قبر کے پاس رکھا اور منتر پڑھنے کے بعد بلند آواز میں بولا۔

تمہاری امانت حاضر ہے آکر لے جاؤ۔

تین بار آواز دینے پر قبر پھٹ گئی اور اس میں سے دو گورکنوں کے سائے باہر نکل آئے۔ ان کے ہاتھوں میں کدالیں تھیں۔ ایک سائے نے بکس کو کدال مار کر توڑ دیا۔ دوسرے نے بکس کے اندر ہاتھ ڈال کر عنبر کے سائے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور گارش کی طرف دیکھ کر کہا

اس سائے کا جسم کہاں ہے؟

گارش نے ساری بات بیان کر دی۔ گورکن سائے نے کہا

ہم پرسوں رات کو خانقاہ پر آکر اس کا جسم بھی لے جائیں گے۔ تم ایک خاص سائے کو

ہمارے قبرستان کے لئے لائے ہو۔ ہمیں اس کا بہت انعام ملے گا۔

ا کہہ کر دونوں گورکن سائے قبر میں اتر گئے۔ ان کے یں اترتے ہی قبر اپنے آپ بند ہو گئی۔ گارش نے ں کو ایک جگہ زمین میں دبا دیا اور خود دوسرے گاؤں طرف روانہ ہو گیا۔

اب ہم ماریا کی طرف آتے ہیں۔ ماریا کو عنبر ے ہی ناگ کیٹی اور تھیوسانگ اور طالشی کا سراغ لگانے ے لئے افریقہ کے دوسرے علاقوں کی طرف بھیجا تھا۔ ماریا ی رفتاری سے اڑتی ہوئی افریقہ کے کئی شہروں میں گئی۔ ں کو کسی شہر میں بھی اپنے ساتھیوں کی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ شام ہونے والی تھی کہ وہ خانقاہ پر واپس آگئی۔ اچانک س کا دل دھک سے رہ گیا۔ اسے عنبر کی خوشبو نہیں رہی تھی لپک کر جھونپڑی میں گئی۔ عنبر وہاں نہیں تھا۔ بھاگ کر خانقاہ والی کوٹھڑی میں آئی۔ یہ کوٹھڑی بھی خالی پڑی تھی۔ وہاں سانپ آدمی بھی نہیں تھا۔ صرف بوڑھا خانقاہ کے پاس خاموش بیٹھا تھا جیسے عبادت کر رہا تھا۔ ماریا اس سے عنبر کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی مگر چونکہ وہ خود غائب تھی اس لئے پوچھ نہیں سکتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ بڑی الجھن میں پھنس گئی۔ بے چینی سے اڑ کر دریا تک گئی۔ اردگرد کا سارا علاقہ کھنگال ڈالا۔ اسے عنبر کہیں دکھائی نہ دیا۔ اس کی خوشبو بھی کہیں سے نہ آئی۔ ماریا پریشان ہو کر واپس خانقاہ میں آگئی۔ صرف یہ بوڑھا ہی اسے عنبر کے بارے میں کچھ بتا سکتا تھا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس بوڑھے سے کس طرح پوچھے؟

آخر ماریا کو ایک ہی ترکیب سمجھ میں آئی۔ وہ بوڑھے سے دو قدم کے فاصلے پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنی آواز کو بھاری بنایا اور اچانک بول پڑی۔

بابا! کل یہاں ایک مسافر آ کر ٹھہرا تھا۔ میں اس کی بہن کی روح ہوں۔ مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں چلا گیا ہے؟

بوڑھے کی ایک عمر خانقاہ پر اور قبرستانوں میں گزری تھی۔ اسے معلوم تھا کہ بعض بدروحیں جھوٹی آوازیں نکال کر انسانوں کے دلوں کے راز معلوم کرنے آتی ہیں بوڑھا اس آواز کو بھی کسی بدروح کی آواز سمجھا۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ تھا کہ یہ روح نہیں جانتی تھی کہ اس کا بھائی کہاں چلا گیا ہے۔ جبکہ نیک روحوں

کو سب کچھ معلوم ہوتا ہے اس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ کسی بدروح کی آواز ہے جو خود خلاؤں میں بھٹک رہی ہوتی ہیں۔ بوڑھا عنبر کے غائب ہونے کا راز بھلا اس بدروح کو کیسے بتا سکتا تھا۔ اس نے بھی عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا

اے نیک روح! تیرا آنا مبارک ہو۔ مگر تو اپنے جس بھائی کی تلاش میں ہے وہ ایک عورت کے ساتھ صبح ہی یہاں سے چلا گیا تھا۔

ماریا نے اسی بھاری آواز میں سوال کیا

کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کہاں اور کس طرف گیا ہے؟

بوڑھے نے فوراً جواب دیا۔

اس نے جاتی دفعہ مجھے کہا تھا کہ اگر کوئی غیبی آواز میرے بارے میں آ کر پوچھے تو اسے بتا دینا کہ میں ملک ہندوستان کی طرف جا رہا ہوں جہاں جنوب میں ایک سبز دریا بہتا ہے۔

ماریا نے پوچھا

اس عورت کی شکل کیسی تھی؟

بوڑھے نے یونہی کہہ دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے سنہری بال تھے۔ نیلی آنکھیں تھیں اور لمبا کوٹ پہن رکھا تھا۔

ماریا کو اچانک کیٹی کا خیال آگیا۔ یہ کیٹی کا ہی حلیہ تھا۔ مگر سوال یہ تھا کہ عنبر کو اگر کیٹی مل گئی تھی تو اس نے اس کا انتظار کیوں نہیں کیا پھر ماریا نے سوچا کہ نہ جانے اسے کیا مشکل پڑ گئی ہو۔ جب وہ خود پیغام دے گیا ہے کہ غیبی آواز کو بتا دینا کہ میں ملک ہندوستان کے جنوب میں گیا ہوں تو یہ پیغام غلط نہیں ہو سکتا۔ مجھے فوراً ہندوستان کی طرف روانہ ہو جانا چاہیئے۔ ماریا نے بھاری آواز میں بوڑھے سے کہا

تمہارا شکریہ۔ میں جا رہی بھائی کی تلاش میں

اور ماریا وہاں سے پرواز کر گئی۔ اس کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس بوڑھے نے اس کے ساتھ کتنی عیاری اور چالاکی سے کام لیا ہے اور اسے غلط راستے پر بھٹکنے کے لئے ڈال دیا ہے۔ ماریا ملک ہندوستان کی طرف پرواز کر رہی تھی۔ عنبر کا بے حس و حرکت جسم خانقاہ کی قبر میں پڑا تھا اور اس کا سایہ گورکن اٹھا کر سایوں کے قبرستان میں لے گئے تھے۔ سایوں کے قبرستان میں جاتے ہی عنبر کے سائے کو بھی اس کی پہلے

سے کھدی ہوئی تیار قبر میں دفن کر کے قبر کے اوپر اس کے سائے کے عکس کو لٹا دیا گیا۔ دوسرے روز رات کو عنبر کا بے حس و حرکت جسم بھی وہاں پہنچا دیا گیا۔ جسے گورکن سایوں نے قبرستان کے قریب والے پرانے محل کے دالان میں دوسرے بتوں اور بے حس و حرکت جسموں کے ساتھ ایک طاق میں کھڑا کر دیا۔

ناگ، کیٹی، تھیوسانگ اور طالشی کے بے حس و حرکت جسم پہلے ہی سے وہاں موجود تھے۔ وہ بول نہیں سکتے تھے۔ گردن یا آنکھوں یا بازوؤں کو ہلا نہیں سکتے تھے۔ مگر سن سکتے تھے۔ دیکھ سکتے تھے۔ محسوس کر سکتے تھے۔ طالشی نے عنبر کے جسم کو جب دیکھا تو سکتے میں آگئی۔ سمجھ گئی کہ عنبر کے سائے کو بھی ان لوگوں نے قبر میں دفن کر دیا ہے۔ دوسری طرف ناگ کیٹی اور تھیوسانگ نے بھی عنبر کو دیکھ لیا تھا اور خوش بھی ہوئے تھے اور اداس بھی ہو گئے تھے۔ خوش اس لئے ہوئے تھے کہ عنبر بھی ان کے پاس آگیا تھا اداس اس لئے ہوئے تھے کہ وہ بھی اس عذاب میں پھنس گیا ہے اور اب ان کی مدد کرنے کے لئے باہر صرف ماریا ہی رہ گئی ہے۔ جو خود نہ جانے کہاں ہوگی۔ کس حال میں ہوگی۔ ان کی مدد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر بھی سکے گی کہ خود اس عذاب میں گرفتار ہو کر کبھی سالوں کے قبرستان میں نا پہنچ جائے گی۔ عنبر نے بھی وہاں ناگ کے کنڈلی والے جسم اور کیٹی اور تھیو سانگ کو دیکھ لیا تھا۔ وہ سب دل میں ایک دوسرے کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے مگر ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ وہ عجیب بے بسی اور مجبوری کی حالت میں تھے۔ ایسی مجبوری اور مشکل شاید ہی پہلے ان پر کبھی پڑی ہو۔ طالشی کو صرف عنبر اور ماریا ہی جانتے تھے۔ کیٹی تھیو سانگ اور ناگ اس سے واقف نہیں تھا۔ ناگ کے بارے میں طالشی کو بتایا ضرور گیا تھا کہ وہ اس کی آواز پر پرانے کھنڈر میں گیا تھا کہ پھر غائب ہو گیا۔

اب ہم ماریا کی طرف آتے ہیں۔ ماریا کو خانقاہ کے عیار بوڑھے نے بھٹکا دیا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ عنبر ہندوستان کے جنوب کی طرف گیا ہے اور کیٹی بھی اس کے ساتھ ہی ہے۔ خانقاہ کے بوڑھے نے یونہی کہہ دیا تھا کہ ہندوستان میں جہاں ایک سبز دریا بہتا ہے عنبر وہاں کہیں جانے کا پیغام دے گیا ہے۔ اصل میں ہندوستان کے جنوب میں آج سے دس ہزار سال پہلے ایک سبز دریا بہتا تھا۔ یہ دریا ماریا نے ایک بار

دیکھا تھا۔ وہ اس کے اوپر سے گزری تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آریا لوگ وسطی ایشیا کے میدانوں سے اتر کر ہندوستان کے شمال میں حملہ آور ہوئے تھے اور انہوں نے ہندوستان کے شمال میں آباد موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے ترقی یافتہ شہر پر حملہ کر کے وہاں کے دراوڑ کول اور بھیل لوگوں کا قتل عام کیا تھا اور ان کے دونوں شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ کول، دراوڑ اور بھیل لوگ شمال کے شہروں سے بھاگ کر جنوب میں آ گئے تھے اور وہاں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ماریا اس وقت کے یعنی آج سے دس ہزار برس پہلے کے ہندوستان کے جنوبی علاقے کی طرف پرواز کرتی چلی جا رہی تھی۔ وہ عنبر اور کیٹی سے ملنا چاہتی تھی۔ عنبر نے بوڑھے کے کہنے کے مطابق ہی پیغام دیا تھا۔ کہ وہ جنوبی ہندوستان میں سبز دریا کے پاس ملے گا۔

ماریا نے ایک بار جنوبی ہندوستان کا یہ سبز دریا دیکھا تھا چنانچہ وہ فضا میں اڑ رہی تھی اور اس کی نظریں زمین پر تھیں۔

ماریا آج کے جمبو جیٹ کی رفتار سے اڑی جا رہی تھی۔ چنانچہ وہ بہت جلد ہندوستان کے جنوبی علاقے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پہنچ گئی۔

آخر ماریا کو سبز دریا نظر آگیا۔

یہ دریا بھورے رنگ کی چٹانوں کے درمیان جھاگ اڑاتا بہہ رہا تھا۔ ماریا نیچے آگئی۔ دریا آگے جا کر ایک میدان میں داخل ہوگیا تھا۔ یہاں ماریا نے ایک چکر لگایا۔ دن کا وقت تھا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اچانک ماریا کو دیہاتی لوگوں کا ایک ہجوم نظر آیا جن کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں وہ لاٹھیاں زمین پر مارتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے ٹین کے کنستر اٹھا رکھے تھے جن کو وہ پیٹ رہے تھے۔ ایک شور مچا ہوا تھا۔ ماریا اور نیچے آگئی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ اگر رات کا وقت ہوتا تو ماریا اتنا صاف نہ دیکھ سکتی مگر یہ دن کا وقت تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ دن کی روشنی چاروں طرف پھیلی تھی۔ ماریا کیا دیکھتی ہے کہ ایک انسان کا سیاہ سایہ آگے آگے زمین پر رینگتا ہوا بھاگا جا رہا ہے اور دیہاتی اس پر لاٹھیاں برسا رہے ہیں اور شور بھی مچا رہے ہیں۔ پہلے تو ماریا سمجھی کہ یہ کوئی کالا سانپ ہے جو آگے آگے بھاگ رہا ہے اور لوگ اس پر لاٹھیاں برسا رہے ہیں۔

لیکن جب اس نے اور نیچے آکر غور سے دیکھا تو وہ سانپ نہیں بلکہ کسی انسان کا کالا سایہ تھا جو بالکل انسان کی طرح بھاگ رہا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ انسان کھڑا ہو کر بھاگتا ہے اور یہ سایہ زمین پر لیٹے لیٹے بھاگ رہا تھا۔ ماریا نے ایسا حیرت ناک منظر زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

دیہاتی لوگ سائے پر لاٹھیاں مار رہے تھے اور اپنی زبان میں چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے: "چل بھاگ اپنے غار میں۔ بھاگ اپنے غار میں" سایہ تیزی سے بھاگ رہا تھا اور ایسی حرکتیں بھی کر رہا تھا جیسے اسے لاٹھیوں کی مار سے تکلیف پہنچ رہی ہے۔ پہلے تو یہ انسانی سایہ زمین پر ہی سانپ کی طرح تیز رفتاری سے آگے آگے رینگتا رہا لیکن جب لاٹھیاں زیادہ پڑنے لگیں تو وہ زمین سے اٹھ کر سیدھا ہوگیا اور عام آدمی کی طرح دوڑنے لگا۔ ماریا کے لئے یہ ایک عجیب دہشت ناک منظر تھا۔ وہ سائے کے اوپر آگئی۔ اس نے لوگوں کو ڈرا کر بھگانا چاہا مگر جب سایہ ان سے بھاگ کر دور ہوگیا تو لوگ واپس گاؤں کی طرف چلے گئے۔ انسانی سایہ دوڑتا ہوا چٹانوں کی طرف ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندھیرے غار میں گھس گیا۔ ماریا غار کے باہر زمین
پر اتر آئی۔

اس نے جھانک کر غار میں دیکھا۔ غار میں اگرچہ
اندھیرا تھا مگر ماریا اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی
تھی۔ وہ غار میں داخل ہوگئی اسے کسی انسان کے ہانپنے
کی آواز سنائی دی۔ ذرا آگے گئی تو دیکھا کہ وہی انسانی
سایہ اندھیرے میں ایک جگہ دیوار کے ساتھ لگ کر
بیٹھا زور زور سے سانس لے رہا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا اندر
آیا تھا اس لئے اس کا سانس پھول گیا تھا۔ اچانک
سائے نے ایک طرف گردن پھیر کر دیکھا۔ ماریا بڑی
حیران ہوئی کیونکہ سایہ اسی طرف دیکھ رہا تھا جس طرف
ماریا کھڑی تھی۔ کیا اس پُراسرار انسانی سائے نے اسے
دیکھ لیا ہے؟ ماریا یہ سوچ ہی رہی تھی کہ سائے
کی مدھم اور کچھ گھبرائی ہوئی آواز بلند ہوئی۔

کون ہو تم؟

ماریا کے لئے بولنا ضروری ہو گیا تھا۔ اس نے
پہلا سوال یہ کیا۔

کیا تم مجھے دیکھ رہے ہو؟

انسانی سائے نے کہا

نہیں! میں تمہیں دیکھ نہیں رہا مگر تمہاری
موجودگی کو محسوس کر رہا ہوں۔ تم کون ہو؟ کیا تم کوئی
بد روح ہو؟

ماریا نے کہا

میں بد روح نہیں ہوں۔ چلتی پھرتی عورت
ہوں۔ میرا نام ماریا ہے۔ بس ایک طلسم کی وجہ
سے غائب ہوں مگر پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو؟

سائے نے گہرا سانس بھر کر کہا

تم دیکھ رہی ہو کہ میں ایک سایہ ہوں۔
انسانی سایہ بس یہی میری ٹریجڈی ہے کہ میں اپنے
جسم سے بچھڑ گیا ہوں

ماریا نے پوچھا

مگر یہ معمہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ
انسان کا سایہ اس سے الگ ہو جائے جسم کہیں
ہو اور سایہ کہیں ہو؟

انسانی سایہ ایک لمحہ کے لئے خاموش ہو گیا پھر بولا۔

تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہو کہ میں اپنے
جسم سے الگ ہوں۔

مگر تم کیسے الگ ہوئے؟ تمہارا جسم کہاں ہے؟ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے پوچھا۔

انسانی سائے نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا

"یہ بڑی رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانی ہے اول تو کوئی میری بات نہیں سنتا۔ لوگ مجھے دیکھتے ہی یا تو ڈر کر بھاگ جاتے ہیں یا مجھے لاٹھیاں مار کر بھگا دیتے ہیں۔ تنگ آکر اس غار میں آکر بیٹھ گیا ہوں۔ کبھی انسانوں کے پاس جانے کو دل چاہتا ہے اور گاؤں کی طرف جاتا ہوں تو لوگ لاٹھیاں لے کر مجھ پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور مجھے منحوس سمجھتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ میں ان کے گاؤں میں داخل ہوں۔

ماریا بڑے غور سے انسانی سائے کی ناقابل یقین باتیں سن رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے اور کیوں کر ہوا؟ انسانی سائے نے اپنا سر جھکا لیا۔ پھر مدھم آواز میں کہنے لگا۔

"تم چونکہ خود ایک روح ہو یا تم جو کوئی بھی ہو لیکن عام انسانوں سے مختلف ہو اس لئے میرے پاس بیٹھی ہو اور میں تمہیں اپنی داستان سنا سکتا ہوں۔ میں جو کچھ تمہیں بتاؤں گا تمہیں یقین نہیں

آئے گا۔ مگر تمہیں جو کچھ کہوں گا اس کا ایک ایک لفظ درست ہوگا۔ یہاں سے بہت دور ملک افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک ویران کھنڈر ہے۔ اس کھنڈر میں ایک خفیہ طلسمی راستہ ایک ایسے قبرستان کو جاتا ہے جو انسانی سایوں کا قبرستان ہے"

ماریا کو افریقہ کے جنگل والا وہ ویران کھنڈر یاد آگیا جہاں اس کی ملاقات طالشی سے ہوئی تھی اور جہاں ناگ بھی غائب ہوگیا تھا۔ وہ خاموشی سے انسانی سائے کی داستان سنتی رہی۔ سایہ کہہ رہا تھا۔

O

آگے کیا ہوا جاننے کے لئے قسط نمبر ۱۵۱
ڈراؤنی عورت کا طلسم پڑھیے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے نام

مانی سویٹ انکل اے حمید۔ سدا یونہی ناول لکھتے رہیں۔

انکل آج ہی آپ کے ناول "ممی شہزادی" اور "ناگ کی قبر" پڑھے دونوں بہت پسند آئے لیکن "ناگ کی قبر" زیادہ پسند آیا انکل ہمارے علاقے میں آپ کے ناول بہت دیر سے آتے ہیں۔ اس دفعہ تو ۲۵ تاریخ کو اس علاقے میں ناول آئے تھے۔ انکل جس طرح آپ نے ہم پر مہربانی کر کے دو سے تین ناول لکھنا شروع کر دیئے ہیں اسی طرح ایک مہربانی اور کریں کہ اگر پہلی تاریخ کو نہیں تو کم از کم پانچ تاریخ تک اپنے ناول ضرور مارکیٹ میں بھیج دیا کریں ویسے ایک بات میں سوچتا ہوں آپ کے ناول پڑھ کر، کہ آپ … ناول میں نیا قصہ کس طرح لکھ دیتے ہیں۔ آپ کا دماغ بہت تیز کام کرتا ہے کیا؟ یا کسی سے مدد لیتے ہیں انکل میں آج آپ کی ۱۴۹ ویں قسط پڑھ کر خط لکھ رہا ہوں۔ تیسری جماعت سے میں نے آپ کے ناول پڑھنے شروع کیے تھے اور اب ساتویں جماعت میں ہوں۔ انکل میں آپ سے یہ سوال نہیں کروں گا کہ کیا ناگ عنبر اور ماریا جیسے جاگتے انسان ہیں۔ لیکن ایک بات ضرور کروں گا کہ انکل پلیز آپ مجھے ان کی تصویریں ارسال کر دیں۔ میرے خط کا جواب ضرور دیجئے گا۔

خدا حافظ فقط آپ کے ناولوں کو دل و جان سے عزیز رکھنے والا

محمد میاں مکان نمبر ۴۷، اے گلی نمبر ۱۵ موہن پورہ راولپنڈی

پیارے انکل اے حمید۔ السلام علیکم۔

سدا نیلے آکاش تلے مسکراتے رہیں۔

ہر گام پہ فرشتوں کے لشکر ہوں ساتھ

ہر کام پہ خدا بھی حفاظت کرے آپ کی

انکل آپ کا خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر مجھے خط لکھا۔ انکل آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے وعدہ کیا کہ آپ کوشش کریں گے جنگ پلاسی کے واقعات کہیں سے حاصل کر کے مجھے لکھ بھیجیں۔ انکل … سے کہا تھا کہ آپ ہمیں جنگ پلاسی کے حالات کے بارے میں نوٹ لکھوائیں۔ لیکن انہوں نے اس بات پر توجہ نہیں دی۔

انکل میرے نانا ابو کو آپ کے ناول "ناگ ماریا عنبر" بے حد پسند ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ آپ جس طریقے سے انسانی کمزوریوں کو ان ناولوں میں قلمبند کرتے ہیں۔ وہ قابل دید ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم جو غلطیاں تاریخ میں کر چکے ہیں۔ انہیں دوبارہ نہ دہرائیں۔ بلکہ اپنی ان کمزوریوں پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ (بقول نانا ابو)

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انکل مجھے ناگ ماریا عنبر بے حد پسند ہیں۔ اگر وہ حقیقی نہیں ہیں
تو مہربانی سے مجھے ناول میں ہی ان سے ملوا دیجئے گا۔
انکل خط کا جواب دینے کا بے حد شکریہ۔ "میرے بہن بھائی
سمجھتے تھے کہ آپ خط کا جواب نہیں دیں گے کیونکہ آپ بہت مصروف
آدمی ہیں"
انکل ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو اور زیادہ
عزت اور شہرت عطا فرمائے (آمین)

والسلام

انیلا عنبر۔ داؤد آباد۔ بوریوالہ

السلام علیکم!

اے حمید صاحب! ہم نے آپ کی کہانی عنبر ناگ ماریا پڑھی۔
لیکن اس میں جو مضمون آپ نے لکھا ہوتا ہے نہ تو یہ کبھی ہو سکتا
ہے اور نہ ہوگا۔ ہاں البتہ پہلے زمانے مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے کا ہو سکتا ہے ہو اور اس
کا مضمون بہت خشک ہوتا ہے۔ کچھ رومینٹک ہونا چاہیے۔ تاکہ
کہانی کا سر اور پاؤں تو "۔

والسلام

آپ کا خریدار محمد محسن خان۔
آپ نے پتہ نہیں لکھا

پیارے انکل اے حمید صاحب! السلام علیکم۔
میں آپ کے ناول بڑی دیر سے پڑھتا آ رہا ہوں۔ مگر خط
پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ میں نے آپ کے تمام ناول "موت کا تعاقب،
موت کی واپسی اور اب عنبر ناگ ماریا خلا میں" پڑھ رہا ہوں۔ میں
جب بھی آپ کے ناول پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے
میں بھی ناول کا ایک حصہ ہوں۔
میرے والد صاحب اکثر مجھے کہتے رہتے ہیں یہ سب جھوٹ موٹ
کی کہانیاں ہوتی ہیں۔ لیکن میرا ہمیشہ سے یہی جواب رہا ہے کہ چاہے
جھوٹ ہو چاہے سچ لیکن پھر بھی ہمیں ان ناولوں سے بڑی مفید
معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ میری انکل یہ دعا ہے کہ خدا آپ کو ہمیشہ
تندرست رکھے۔ (آمین) اور آپ ہمیشہ عنبر ناگ ماریا کے متعلق ناول
لکھتے رہیں۔ اور ہم سب اسے پڑھتے رہیں۔ ہاں انکل ایک بات
تو میں بتانا بھول ہی گیا۔ آپ مہربانی کر کے کیڈی کی طاقت میں اضافہ
کر دیں۔ کیونکہ باقی کرداروں کے پاس مستقل طاقت موجود ہے۔
ناول کیڈی ناگ کے آگے بہت پسند آیا۔

والسلام

محمد اقبال معرفت سلیم دکاندار

پیارے انکل اے حمید۔ السلام علیکم!
میں آپ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں ماہ دسمبر میں تین
کہانیاں ملیں جن کا نام آسیبی بیچ، باپ کی خوشبو اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تابوت والی لڑکی تھا بہت ہی اچھی تھیں اس
کے بعد دو کہانیاں ہیں آدم خور شکاری اور بھٹکتی روحوں
کا شہر آپ کی دو اور کہانیاں جس کا نام بچھو لڑکی اور ویران
مینار انکل آپ نے دو ماہ میں چار کہانی بھیجیں آپ
ہر ماہ تین یا چار کہانی ارسال کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی انکل
اس ماہ آپ تین کہانی ارسال کرنا آپ اس ماہ دو کہانیاں
ارسال نہ کرنا اس ماہ آپ تین کہانیاں ارسال کرنا بڑی
مہربانی ہوگی۔ میں آپ کی کہانیاں پانچویں کلاس سے
پڑھ رہا ہوں اور اب میں ساتویں جماعت کا طالب علم
ہوں اور میرے سالانہ امتحان ہوگئے ہیں آپ دعا کریں کہ
میں پاس ہو جاؤں۔ میں اپنی پڑھائی پر بھی پوری
توجہ دیتا ہوں۔

عنبر ناگ ماریا کیٹی منیوسانگ کو میرا اسلام
قبول ہو آپ کی کہانیوں کے پڑھنے کا شوق مجھ بہت ہے
اچھا خدا حافظ۔

گمنام شریف معرفت شریف حجہ مسیح گردمندر پولیس لائن۔ پنجابی پاڑہ
جہانگیر روڈ نمبر ا کراچی نمبر ۵